1992

1

ماهنامہ

انصار اللہ

ربوہ

جنوری ۱۹۹۲ء

ایڈیٹر

مرزا محمد الدین ناز

ماھنامہ

انصار اللہ ربوہ

جنوری ۱۹۹۲ء

اِس شمارہ میں

ایڈیٹر

مرزا محمد الدین ناز

جلد نمبر ۳۳
شمارہ نمبر ۱

پبلشر:- چوہدری محمد ابراہیم
پرنٹر:- قاضی منیر احمد
مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ انصار اللہ
دار الصدر جنوبی۔ ربوہ

شرح چندہ

پاکستان ——— تیس روپے سالانہ
قیمت فی پرچہ ——— تین روپے

اداریہ

"مُبارک سَو مُبارک"

۱۹۹۱ء کا سال جماعتِ احمدیہ عالمگیر کے لئے ہر لحاظ سے تاریخی اور تاریخ ساز تھا۔ سَو برس پہلے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو شمالی ہند کے صوبہ پنجاب کی ایک انتہائی گمنام بستی قادیان میں بظاہر ایک معمولی سا جلسہ ہُوا جس میں صرف پچھتّر افراد نے شرکت کی۔ حضرت بانیٔ سِلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کے اشتہار میں فرمایا :-

"اِس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق ..... پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

ایک صدی پیشتر جب اِس مبارک جلسہ کی بنیاد رکھی گئی تو ہر طرف سے پُرزور مخالفت ہونے لگی لیکن خدائے قادر کی قدرت دیکھئے ! بے پناہ مخالفتوں کے باوجود ہر سال جلسہ سالانہ پہلے سے بڑھ کر برکتوں کے ساتھ آتا رہا۔ وقت کے مقتدر راہنماؤں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بندگانِ خدا کو قادیان جانے سے روکنے میں دن رات ایک کر دیا، ان کی جُوتیاں گِھس گئیں۔ ۱۸۹۲ء میں ۳۲۷ مخلصین جمع ہو گئے یہاں تک کہ حضرت بانیٔ سِلسلہ عالیہ احمدیہ کی حیاتِ مبارکہ کے آخری جلسہ میں قریباً تین ہزار فدائیوں نے حاضر ہونے کی سعادت پائی۔

قیامِ پاکستان کے بعد مرکزی طور پر اِس جلسہ کا انعقاد ربوہ میں ہونے لگا۔ قدرتِ ثانیہ کے چوتھے دَور میں ۱۹۸۳ء کے جلسہ سالانہ میں اڑھائی لاکھ سے زائد جاں نثارانِ احمدیت نے شمولیّت کی۔ ادھر قادیان میں بھی، جہاں صرف ۳۱۳ درویش باقی رہ گئے تھے، جلسہ سالانہ ہوتا رہا یہاں تک کہ ۲۶ سے ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کو سَوواں مبارک جلسہ پوری شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہُوا جو الیس سال کے طویل عرصہ کے بعد قدرتِ ثانیہ کے مظہر جلوہ افروز ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ

۱۶ر دسمبر کو دہلی تشریف لائے اور ۱۹ر دسمبر کو بذریعہ نشانِ پنجاب ایکسپریس امرتسر پہنچے جہاں سے ایک خصوصی ٹرین کے ذریعہ اسی روز شام کے بعد قادیان دارالامان میں ورود فرمایا۔ اگلے روز ۲۰ر دسمبر کو حضور نے قادیان کی تاریخی بیت الاقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اِس جلسہ میں اکنافِ عالم سے شامل ہونے والے مخلصین کی تعداد بفضلِ خدا بائیس ہزار سے متجاوز تھی۔

اِس جلسہ کی مناسبت سے قادیان کی بستی کو دُلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ دُنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے مہمانوں کے قیام وطعام کے لئے بڑی وسعت کے ساتھ انتظامات کئے گئے۔ ہزاروں احمدی اپنی زندگی میں پہلی بار قادیان گئے اور اُن لوگوں کی بھی بہت تعداد تھی جو ۱۹۴۷ء کے بعد پہلی مرتبہ دوبارہ قادیان گئے۔ قادیان کی رونق اور چہل پہل قابلِ دید تھی۔ تمام احمدی احباب مرد وزن اور چھوٹے بڑے کی خوشی ومسرّت کی کوئی انتہاء نہ تھی۔ دن رات ہر طرف نوافل اور دعاؤں کے مناظر تھے۔ بیتِ اقصیٰ، بیتِ مبارک، بیت الدعا اور بیت الفکر خاص طور پر آباد تھے۔ ہزاروں احمدی ہر روز بہشتی مقبرہ تشریف لے جاتے، سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ کے مقدّس مزار پر حاضر ہو کر دعا کرتے۔ نمازِ تہجّد، دیگر نمازوں اور درسوں کے علاوہ روزانہ مغرب وعشاء کے بعد محبوب آقا کی بیتِ اقصیٰ میں مجلسِ عرفان انتہائی رُوح پرور ہوتی۔ ہر کوئی پیاری بستی کے گلی کوچوں میں پھرنا زندگی کی سعادت سمجھتا۔ جلسہ کے دَوران حضور کے خطابات اور دوسرے پروگرام سب ہی وجد آفریں تھے۔

ریل اور بسوں کے ذریعہ آنے والے مہمان ومیزبان قافلہ در قافلہ آتے اور مقدّس زمینِ قادیان پر اُترتے ہی تمام کلفتیں بھول جاتے۔ ذکرِ الٰہی، عشقِ رسولؐ اور دینِ حق کی محبت میں اطمینان کی دولت پاتے!! فرشتوں کے جلو میں حضرت امام جماعتِ احمدیہ کی اپنی جماعت کے ساتھ قادیان دارالامان میں اس تاریخی وتاریخ ساز آمد اور انتہائی کامیاب وثمر خیز نئے دَور کے برکتوں سے معمور جلسہ سالانہ کے ساتھ آغاز ہونے پر خدائی لفظوں میں:

مبارک سو مبارک!

یہی "مبارک سو مبارک" کے نعرے الاپنے کی وہ پُر کیف فضا تھی جس میں گزارے ہوئے چند ایّام کی یادیں دلوں میں ہمیشہ تازہ رہیں گی!!

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کیلئے دعائیں

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

"میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اِس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دُور فرما دے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتامِ سفر ان کے بعد ان کا (—) ہو۔

اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

پیارے آقا کا محبت بھرا اسلام

امام جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تمام احباب جماعت کو محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں۔

امام الکلام

آسمانی کارخانہ کی تیسری شاخ

"تیسری شاخ اِس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراضِ متفرقہ سے آنے والے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پاکر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں یہ شاخ بھی برابر نشوونما میں ہے اگرچہ بعض دنوں میں کچھ کم مگر بعض دنوں میں نہایت سرگرمی سے اس کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے چنانچہ ان سات برسوں میں ساٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے اور جس قدر اُن میں سے مستعد لوگوں کو تقریری ذریعوں سے روحانی فائدہ پہنچایا گیا اور ان کے مشکلات حل کر دیئے گئے اور ان کی کمزوری کو دُور کر دیا گیا ہے۔ اس کا علم خدا تعالیٰ کو ہے .....

اگر خدا تعالیٰ کو ہمیشہ کے لئے اصلاحِ خلائق کی طرف توجہ ہے تو یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ ایسے لوگ بھی ہمیشہ کے لئے آتے رہیں کہ جن کو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص توجّہ سے بینائی بخشی ہو اور اپنی مرضیات کی راہ پر ثابت قدم کیا ہو .....

سو یہ بھاری معجزہ اندرونی تبدیلی کا جس کے ذریعہ سے فحش بُت پرستی کرنے والے کامل خدا پرستی تک پہنچ گئے اور ہر دم دُنیا میں غرق رہنے والے محبوب حقیقی سے ایسا تعلق پکڑ گئے کہ اس کی راہ میں پانی کی طرح اپنے خونوں کو بہا دیا یہ دراصل ایک صادق اور کامل نبی کی صحبت میں مخلصانہ قدم سے عمر بسر کرنے کا نتیجہ تھا سو اسی بناء پر یہ عاجز اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے اور چاہتا ہے کہ صحبت میں رہنے والوں کا سلسلہ اور بھی زیادہ وسعت سے بڑھا دیا جائے اور ایسے لوگ دن رات صحبت میں رہیں کہ جو ایمان اور محبّت اور یقین کے بڑھانے کے لئے شوق رکھتے ہوں اور اُن پر وہ انوار ظاہر ہوں کہ جو اِس عاجز پر ظاہر کئے گئے ہیں اور وہ ذوق ان کو عطا ہو جو اس عاجز کو عطا کیا گیا ہے .....

اس کی بشارت دے کہ خداوند خدا نے مجھے بھیجا اور کہا کہ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد"

(روحانی خزائن جلد سوم (فتح اسلام) صفحہ ۱۴ تا ۲۲)

کلام الامام

دعوت الی اللہ کے لئے تتبّع نہایت ضروری ہے

"FOLLOW UP ایک انگریزی محاورہ ہے یعنی تتبع کرنا۔ ایک بات چلا کر پھر اس کی پیروی کرنا، جستجو کرنا اور دیکھنا کہ وہ بات اپنے مقصود تک پہنچی بھی ہے کہ نہیں۔ اس کی ایک بہت ہی خوبصورت تصویر قرآن کریم نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کے واقعہ میں بیان فرمائی کہ جب اُن کی ماں نے اللہ تعالیٰ کے اِذن سے اور اللہ کی وحی کے مطابق بچے کو صندوق میں ڈال کر دریا کی لہروں میں بہادیا تو پھر بہن کو بھیجا جو پیچھے پیچھے ساتھ ساتھ کنارے پر چلتی تھی اور دیکھ رہی تھی کہ یہ ٹرنک یا لکڑی کا بکس جو بھی کہہ لیجئے یہ کہاں پہنچا اور کیسے پہنچا اور اس بچے کا کیا بنا۔ ایمان تو لازم تھا اس میں کوئی شک ہی نہیں لیکن جب یقین بھی ہو، خدا تعالیٰ کی وحی بتا رہی ہو کہ بچہ محفوظ ہو جائے گا اور اپنے اس اعلیٰ مقصد کو پائے گا جس کی خاطر تم یہ قربانی کر رہی ہو اس کے باوجود انسانی فطرت میں اگر محبت اور تعلق ہو تو یہ جستجو از خود پیدا ہوتی ہے کہ ہوگا تو سہی لیکن خود اپنی آنکھوں سے تو دیکھیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ وہ جستجو ہے جس کے نتیجہ میں انسانی منصوبوں پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ اگر آدمی بات کہے اور نصیحت کرے اور اس بات اور نصیحت سے اس کا ذاتی گہرا قلبی تعلق نہ ہو یا اس شخص سے گہرا قلبی تعلق نہ ہو جس کو وہ بات کہتا ہے اور نصیحت کرتا ہے تو اسی حد تک اس کے تتبع میں کمی آجائے گی۔ بعض لوگ اس رنگ میں نصیحت کرتے ہیں کہ گلے سے بات اُتاری اور کہتے ہیں ٹھیک، ہے ہم نے جو کہہ دیا کہہ دیا اب آگے تم جانو اور تمہارا کام جانے، اور کچھ لوگ ہیں جو نصیحت کرنے کے بعد اُس کے اثر کو دیکھتے ہیں اثر نہیں پڑتا تو ان کا دل غم سے ہلکان ہونے لگتا ہے ...... حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا ایسا ہی نقشہ قرآن کریم نے کھینچا ہے (الشعراء: ٤) اے میرے بندے! تو اپنے آپ کو اس غم میں ہلاک کر لے گا کہ تیری باتیں ان پر اثر نہیں کر رہیں اور وہ ایمان نہیں لا رہے تو یہ دعوت الی اللہ کی رُوح ہے جس کا معراج حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی صورت میں دُنیا میں ظاہر ہوا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ٢٩ر نومبر ١٩٩١ء بمقام بیت الفضل لندن)

عربی منظوم کلام

أَنِعْمَةُ رَبِّي فِي يَدَيْكُمْ مُحَاطَةٌ　　　وَيَفْعَلُ رَبِّي مَا يَشَاءُ وَيُظْهِرُ

کیا خدا کی نعمت تمہارے ہاتھ میں ضبط ہو گئی ہے حالانکہ میرا رب جو چاہتا ہے کر دیتا اور ظاہر کرتا ہے

أَنَحْنُ نَفِرُّ مِنَ النَّبِيِّ وَبَابِهِ　　　خَفِ اللّٰهَ يَا صَيْدَ الرَّدَا كَيْفَ تَجْسُرُ

کیا ہم نبیؐ سے اور اس کے دروازہ سے بھاگ سکتے ہیں! اور بربادی کا شکار کیسے جُرأت کر سکتا ہے۔ خدا کا خوف کر!

أَنَتْرُكُ قُرْآنًا كَرِيمًا وَدُرَرَهُ　　　فَمَا لَكَ لَا تَدْرِي صَلَاحًا وَتَفْجُرُ

کیا ہم قرآن کریم اور اس کے جواہر چھوڑ سکتے ہیں! پس تجھے کیا ہے کہ بھلائی کو تو جانتا ہی نہیں اور گنہگار بنتا ہے

تَبَصَّرْ خَصِيمِي هَلْ تَرَى مِنْ دَلَائِلِ　　　عَلَى مَا تَقُولُ وَفَكِّرَنْ كَيْفَ تَكْفُرُ

اور اے مدِمقابل کوئی دلیل بھی تو اپنے قول پر دیکھتا ہے اور سوچ لے! کہ کیسے انکار کرتا ہے

أَنَحْنُ تَرَكْنَا قِبْلَةَ اللّٰهِ شِقْوَةً　　　أَنَنْبِذُ صُحُفَ اللّٰهِ كُفْرًا وَنَهْجُرُ

کیا ہم نے شقاوت سے قبلہ الٰہی کو ترک کر دیا ہے! کیا ہم خدا کی کتابوں کو پھینک دیتے ہیں اور چھوڑتے ہیں

أَنَرْغَبُ عَنْ دِينِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَىٰ　　　وَدِينًا مُخَالِفَ دِينِهِ نَتَخَيَّرُ

کیا ہم نبی مصطفٰےؐ کے دین سے روگرداں ہیں! اور اُس کے مخالف کوئی اور دین اختیار کر لیا ہے

سَيُخْزِي الْمُهَيْمِنُ كَاذِبًا تَارِكَ الْهُدٰى　　　كِلَانَا أَمَامَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَنْظُرُ

خدا جھوٹے اور تارک ہدایت دونوں کو رُسوا کرے گا۔ ہم دونوں خدا کے سامنے ہوں گے اور خدا دیکھ رہا ہے

(دُرِّ ثمین عربی مترجم صفحہ ۴۰، ۴۱)

فارسی منظوم کلام

تیرِ او تیزی بہر میداں نمود　　　تیغِ او ہر جا نمودہ جوہرے

رسولِ اکرمؐ کے تیر نے ہر میدان میں تیزی دکھائی ہے اور اس کی تلوار نے ہر جگہ اپنا جوہر ظاہر کیا ہے

کرد ثابت بر جہاں عجزِ بُتاں　　　وانمودہ زورِ آں یک قادرے

اس نے دُنیا پر بُتوں کا عجز ثابت کر دیا اور خدائے قادر کی طاقت کھول کر دکھا دی ہے

تا نماند بے خبر از زورِ حق　　　بُت ستاؤ بُت پرست وبُت گرے

تا خدائی طاقت سے بے خبر نہ رہے۔ بُت ستا، بُت پرست اور بُت گر

عاشقِ صدق و سداد و راستی　　　دشمنِ کذب و فساد و ہر شرے

وہ صدق، سچائی اور راستی کا عاشق ہے مگر کذب، فساد اور شر کا دشمن ہے

خواجہ و مر عاجزاں را بندۂ　　　بادشاہ و بیکساں را چاکرے

وہ اگرچہ آقا ہے مگر کمزوروں کا کارکن ہے۔ وہ بادشاہ ہے مگر بیکسوں کا چاکر ہے

آں ترحّمہا کہ خلق ازوی بدید　　　کس ندیدہ در جہاں از مادرے

وہ مہربانیاں جو مخلوق نے اس سے دیکھیں وہ کسی نے اپنی ماں میں بھی نہیں پائیں

از شرابِ شوقِ جاناں بیخودے　　　در سرش بر خاک بنہادہ سرے

وہ محبوب کے عشق کی شراب میں بیخود ہے۔ اس کی محبت میں اپنا سر خاک پر رکھا ہوا ہے

(درِ ثمین فارسی مترجم صفحہ ۱۳، ۱۴)

جلسہ سالانہ قادیان کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ر جنوری ۱۹۹۲ء

(بیتِ اقصیٰ قادیان)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج یہ چوتھا جمعہ ہے جو مجھے احمدیت کے مستقل مرکز میں ادا کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔

حضور انور نے جلسہ سالانہ کی برکات اور اس کے فیوض کا تذکرہ فرمایا نیز فرمایا کہ آج یہ جلسہ صرف ایک جگہ نہیں بلکہ دُنیا کے ۱۲۶ ممالک میں ممتد ہو چکا ہے اور وہ جلسہ جو ۷۵ افراد سے شروع ہوا تھا دُنیا کے بہت سے ممالک میں جلسوں میں حاضرین ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوتے ہیں — اور — وہ لنگر جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود .... نے رکھی تھی اب دُنیا کے بہت سے ممالک میں جاری ہو چکا ہے۔

فرمایا کہ اِس جلسہ میں لوگ دُور دُور سے آکر شریک ہوئے۔ وہ جذباتی لحاظ سے بہت دولتیں سمیٹ کر یہاں سے رخصت ہوئے۔ ان کا تصوّر وہ لوگ نہیں کر سکتے جو شامل نہیں ہو سکے۔ لیکن مَیں اُن لوگوں کو آگاہ کرتا ہوں کہ یہ جذباتی لذّتیں عارضی ہیں اور چند سینوں سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ یہ دولتیں اور لذّتیں اسی رنگ میں دائمی ہوں گی کہ ان کا فیض آئندہ صدی تک جاری رہے اور قربانیوں کے پھل آئندہ سَو سال بعد بھی نظر آئیں — فرمایا — مَیں امید رکھتا ہوں کہ آپ میرا یہ پیغام سمجھ گئے ہوں گے۔

فرمایا کہ بعض مخلصین یہ سمجھنے لگے ہیں کہ قادیان واپسی کے اب سامان ہو چکے ہیں حالانکہ یہ جذباتی باتیں ہیں حقیقت شناسی سے ان کا کوئی بھی تعلق نہیں کیونکہ دُنیا کی تاریخ میں جہاں بھی ہجرت کا ذکر ملتا ہے وہاں اُس جگہ پر واپسی پیغام کی فتح کی صورت میں ہی ہوئی ہے۔ مذہب کی دُنیا میں جغرافیائی فتح کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر کہیں جغرافیائی فتح ہوئی ہے تو وہ بھی پیغام کی فتح کے ساتھ حقیقی بنی ہے۔ قرآن کریم نے ہمیں کھول کر بتایا ہے کہ حقیقی فتح کیا ہے۔

چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ النّصر کی آیات پڑھیں اور ان کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سورۃ میں یہ نظارہ پیش نہیں کیا گیا کہ غیر علاقہ میں فوج کشی کر کے اس میں دندناتے پھرو گے بلکہ فرمایا فتح یہ ہے کہ تم دیکھو گے کہ لوگ فوج در فوج دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہی وہ حقیقی اور دائمی فتح ہے جو خدا کے نزدیک معنے رکھتی ہے۔

فرمایا: اگر دُنیا کی جماعتیں چاہتی ہیں کہ احمدیت کے دائمی مرکز میں واپسی ہو تو اس فتح کو مانگیں جس کا سورۃ النّصر میں ذکر ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان اور دُنیا کے دوسرے ممالک میں بسنے والے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اُن کے لئے چیلنج ہے کہ وہ آئندہ فعّال محنت کے لئے تیار اور کمربستہ ہوں تاکہ پاکستان میں اور دیگر دُنیا میں احمدیت کا پیغام کثرت سے پھیلے اور لوگ فوج در فوج دین میں داخل ہوں کیونکہ یہی وہ واپسی ہے جس کی اس طرح داغ بیل ڈالی جائے گی اور مرکز میں واپسی کی خوابوں کی تعبیر کا حق ادا ہو گا۔ فرمایا اگرچہ تعبیر ظاہر کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے لیکن تدبیر کو انتہاء تک پہنچانا ہمارا کام ہے۔ قرآن کریم میں بکثرت ایسی مثالیں موجود ہیں کہ تدبیر نہ ہونے کی وجہ سے تقدیریں ٹل گئیں۔ انذار کی تقدیروں کے ٹلنے کی تو بے شمار مثالیں ہیں لیکن تدبیر نہ ہونے کی وجہ سے تبشیری تقدیریں بھی بدلی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ایک دفعہ پھر پاکستان کی جماعت اور دُنیا کی ساری جماعتوں کو متنبّہ کرتا ہوں کہ وہ جھرجھری لے کر بیدار ہوں اور پیغام کی فتح کو حقیقت بنا دیں۔ آپ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ میں اس کے لئے صلاحیتیں موجود ہیں ـــــ آپ جیسی دُنیا میں کوئی قوم نہیں ـــــ آپ دُنیا کی ہر تکلیف کو برداشت کر کے توحید سے چمٹے ہوئے ہیں اور ان لوگوں میں شامل ہیں جو رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا ..... فَاٰمَنَّا کے مصداق ہیں۔ آپ مومنوں کی وہ جماعت ہیں جن کے ساتھ خدا کے وعدے ہیں۔ وہ آپ کی کمزوریوں کو دُور فرمائے گا اور رُوبہ اصلاح کرتا چلا جائے گا حتّٰی کہ آپ ابرار میں شامل ہو کر وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَار میں جا ملیں گے۔

فرمایا کہ یہ وہ خوبیاں اور صلاحیتیں ہیں جو آپ میں موجود ہیں اور آپ ان سے آشنا تو ہیں لیکن ان کی اہمیت پوری طرح آپ کے دل میں اجاگر نہیں۔ آپ کے ساتھ انقلاب کے تار وابستہ ہیں آپ جاگیں گے تو دُنیا جاگے گی۔ آپ دُنیا کے دل ہیں۔ آپ کے ذریعہ دُنیا کو سعادتیں نصیب

ہوں گی۔ پس اپنے مقام کو سمجھیں اور نئے جوش اور ولولہ کے ساتھ پیغام کو پھیلانے پر کمربستہ ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی ظاہری حیثیت اور بے بضاعتی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب باتیں اپنی جگہ ہیں لیکن آپ کے لئے خدا کی تقدیر جاری ہو چکی ہے۔ آپ قدم اُٹھائیں گے تو خدا کی تقدیر دوڑ کر آپ کے قدم لے گی۔ قرآن کریم نے یہ حربہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر فرمایا کہ جب خدا کے بندے کی تدبیر خدا کے ارادوں کے ساتھ چلنے لگے تو فاصلے تیزی سے کٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر خدا نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ممکن بنایا تھا تو آج بھی ممکن بنائے گا کیونکہ آپ نے وقت کے امام کو پہچانا ہے اور اس کی آواز پر لبیک کہا ہے۔

فرمایا مجھے امید ہے کہ جماعت اپنی اِس ذمّہ داری کو سمجھے گی ـــــ حضورِ انور نے ذمّہ داری کے فلسفہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا یہ ذمّہ داری وہ نہیں جو قرآن میں "اِصْرًا" کے معنوں میں بیان ہوئی ہے بلکہ یہ وہ ذمّہ داری ہے جس میں آپ کی لگن اور محبت شامل ہے۔ جس طرح ایک عاشق کا اپنے محبوب سے تعلق ہوتا ہے اسی طرح آپ کا اس ذمّہ داری سے تعلق ہے۔ ان معنوں میں اس ذمّہ داری کو نبھائیں کہ یہ آپ کے دلوں کی آرزو بن جائے۔ آپ کے خوابوں کی تعبیر بن جائے اور قادیان میں واپسی حقیقی فتح کے رنگ میں ظاہر ہو۔

فرمایا کہ ہم جب یہاں آئے تو یہاں کے مکینوں نے بڑی وسعتِ قلبی کے ساتھ ہمیں خوش آمدید کہا اور آوازیں دیں کہ "آپ یہاں ہی آجائیں اور یہیں بس جائیں"۔ یہ تو ان کا حُسنِ اخلاق ہے لیکن درحقیقت یہ وہ آواز نہیں جو احمدیت کو دوبارہ یہاں لائے بلکہ وہ آواز اسے واپس لائے گی جو اُنکی طرف سے اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کے رنگ میں اُٹھے گی!

اِس مضمون کو مزید بیان فرمانے کے بعد حضورِ انور نے درویشانِ قادیان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اور انہیں خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے وہ قربانی کرنے والے بھائی جنہوں نے لمبا عرصہ یہاں اِس امانت کی حفاظت کی ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہر احمدی اُن کو عزّت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ فرمایا اُن کا خیال رکھنے میں ہم سے جو کوتاہیاں سرزد ہوئیں اللہ ہمیں معاف فرمائے آئندہ اُن کی بہبود اور دُنیا و آخرت کے اجر کے لئے ہم ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اُن کے بارہ میں میرے ذہن میں بعض منصوبے ہیں جن پر ہمارے یہاں سے جانے سے پہلے غور ہوگا۔ انشاء اللہ۔ ان کے حالات تبدیل ہوں گے۔

ہے شکرِ ربِّ عزّ وجلّ

ہے شکرِ ربِّ عزّ وجلّ خارج از بیاں — جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں
جو دَور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے — چلنے لگی نسیم عنایاتِ یار سے
جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے — پھل اِس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لد گئے
اَے سونے والو! جاگو کہ وقتِ بہار ہے — اَب دیکھو آکے دَر پہ ہمارے وہ یار ہے
کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں مِلا — لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اُس سے ہیں جُدا
دیکھو! خدا نے ایک جہاں کو جُھکا دیا! — گُمنام پا کے شُہرۂ عالم بنا دیا!
جو کچھ مِری مُراد تھی سب کچھ دِکھا دیا — مَیں اِک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا
اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا — مَیں خاک تھا اُسی نے ثریّا بنا دیا
مَیں تھا غریب و بیکس و گُمنام و بے ہُنر — کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اِس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی — میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اَب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا
اِک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا

(دُرِّثمین اُردو صفحہ ۱۰۱ تا ۱۰۷)

جلسہ ہائے سالانہ قادیان دارالامان

(۱۹۵۵ء تا ۱۹۹۱ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء

ماہِ دسمبر ۱۹۵۵ء کے آخری عشرہ میں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو جماعتِ احمدیہ کا چونسٹھواں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ ۲۱ دسمبر سے باقاعدہ طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی زیر ہدایت جلسہ سالانہ کا کام شروع ہوا۔

تعداد مہمانان اگرچہ بعض پاکستانی دوست انڈو پاکستانی پاسپورٹ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے انفرادی طور پر مختلف اوقات میں قادیان پہنچے لیکن خصوصیت کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی خاطر پاکستان سے آنے والا ۴۲ افراد پر مشتمل قافلہ مورخہ ۲۵ دسمبر کو قبل از نماز مغرب محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ فیڈرل کورٹ لاہور کی امارت میں پہنچ گیا۔ اِس طرح پاکستان اور بھارت سے آنے والے دوستوں کی خاصی تعداد بروقت مقاماتِ مقدسہ میں حاضر ہوگئی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

بھارت سے آنے والے مہمانوں کی تعداد ۲۲۰ تھی۔ پاکستانی قافلہ کے علاوہ بھی کم و بیش مزید ۸۰ پاکستانی افراد نے جلسہ میں شمولیت کی۔ پاکستانی قافلہ مورخہ ۳۰ دسمبر کو صبح ساڑھے نو بجے واپس روانہ ہوا۔

(بدر ۷ جنوری ۱۹۵۶ء)

جلسہ سالانہ قادیان کی تقاریر کے خلاف شورش اور عہدیداران کانگرس کی طرف سے مخالفانہ پراپیگنڈہ کی مذمت

اخبار پرتاب مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں ایک اور نوٹ شائع ہوا جس میں جھوٹ اور افترا پردازی سے کام لیتے ہوئے احمدیہ جماعت کے خلاف بلاوجہ فضاء مکدّر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جماعتِ احمدیہ

کے کسی مقرر نے سوامی دیانند جی کا نہ نام لیا اور نہ ان کے متعلق کوئی اشارہ یا کنایہ کیا ہے لیکن پرتاپ کے نامہ نگار نے علاوہ اور غلط بیانیوں کے یہ لکھ کر کہ جماعتِ احمدیہ کے جلسہ میں سوامی دیانند جی کی بھی تذلیل کی گئی سوائے اپنی سچائی اور دیانتداری کے دھبہ اور سیاہی لگانے کے اور کچھ نہیں ۔

کانگرس کمیٹی کی طرف سے تار

ہمیں باوثوق طور پر معلوم ہوا ہے کہ جناب پریذیڈنٹ صاحب ستی کانگرس کمیٹی قادیان کی طرف سے مندرجہ تار سرکاری افسران کو بھجوائے گئے :-

"فرقہ ورانہ عناصر کی طرف سے عوام کے جذبات کو احمدیہ جماعت کے خلاف مُشتعل کرنے کے لئے احمدیہ جلسہ میں تقاریر کے خلاف غلط اور بے بنیاد پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اس ضمن میں اخبار پرتاپ میں بھی جھوٹی خبریں شائع کی گئی ہیں۔ مناسب اقدام کیا جائے۔"

(بدر ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

ستی کانگرس کی طرف سے اخبارات کے نام چھٹی

جناب پریذیڈنٹ صاحب ستی کانگرس نے مندرجہ ذیل چٹھی اخبارات کے نام بھجوائی جس کی ایک نقل اخبار بدر کو بھی بغرض اشاعت موصول ہوئی ہے :-

شری مان ایڈیٹر صاحب بدر جے ہند مہربانی کر کے مندرجہ ذیل چٹھی شائع کر کے مشکور فرمائیں۔

"تقسیم وطن کے بعد جالندھر ڈویژن میں صرف قادیان ہی ایسا قصبہ ہے جہاں ہندوؤں سکھوں کے علاوہ مسلمان بھی آباد ہیں۔ قصبہ کی آبادی گیارہ ہزار سے زائد ہے اس میں مسلمانوں کی تعداد کم و بیش ساڑھے پانچ صد کے قریب ہوگی۔ سب لوگ بھائیوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں پھر بھی کچھ ایسے ہیں جو فطرتاً امن کے ماحول کو پسند نہیں کرتے ۔ امسال مقامی مسلمانوں نے (جو احمدی ہیں) اپنا سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ اس موقع پر ہندوستان کے علاوہ پاکستان اور دیگر ممالک کے آدمی بھی شریک ہوئے جلسہ میں شمولیت کے لئے جو دعوت نامے جاری کئے گئے اور جن لوگوں کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے ان میں پنجاب اور اڑیسہ کے گورنروں کے علاوہ وزیر اعظم پنجاب اور ان کے ساتھی اور ہائیکورٹ کے جج بھی شامل تھے۔ ضلع کے اعلیٰ افسران کے علاوہ علاقہ

کی بڑی بڑی شخصیتوں نے جلسہ میں شمولیّت کی۔ اِس موقع پر جو تقریریں ہوئیں وہ اگرچہ روحانیت اور اتحاد پر مبنی تھیں ظاہر ہے کہ کسی کی دلآزاری مقصود نہ تھی لیکن اس کے باوجود کچھ لوگوں نے بلاوجہ فرقہ وارانہ فضا کو مکدّر کرنے کے لئے جلسوں کا اہتمام کیا اور فضاء کو مکدّر کرنے کی کوشش کی نیز جلسہ سالانہ کی غلط رپورٹ "پرتاپ" میں شائع کرا دی۔ علاوہ بریں اپنے جلسہ کی رپورٹ (روئداد) بھی اشتعال انگیز طور پر شائع کرائی گئی۔ یہ اقدامات قصبہ کے خوشگوار ماحول کو بگاڑنے کا موجب بن سکتے ہیں۔

احمدیہ جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ دوسروں کی دلآزاری نہ کی جائے اور حکومتِ وقت کی وفاداری ہمیشہ پیشِ نظر رہے۔ یہ بات بھی عیاں ہے کہ اتنی چھوٹی اقلیت اکثریت کے جذبات کو ٹھیس نہیں لگا سکتی۔ اِس لئے سٹی کانگرس کمیٹی قادیان ایسے لوگوں کی طرف سے کی گئی اشتعال انگیزی کو پسند نہیں کرتی۔

جماعتِ احمدیہ ایک بین الاقوامی جماعت ہے جس کے ماننے والے تمام ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے مرکز میں ان کو آرام اور سہولت پہنچانا ہمارے ملک اور نیشن کی عزّت اور شہرت کو چار چاند لگانا ہے اور ہماری سیکولر پالیسی کا بہترین ثبوت ہے۔ لہٰذا جو لوگ اِس بین الاقوامی مرکز کی پُرامن فضاء کو خراب کرنا چاہتے ہیں وہ ملک کے خیرخواہ نہیں بلکہ درپردہ دشمن ہیں۔ احمدیہ جلسہ سالانہ پر سہولتیں دینے سے ہماری راج نیتی کی تمام ملکوں میں تعریف ہوگی۔

ہم اپنے ملک کے معزّزین بہی خواہوں اور سرکاری افسران سے امید کرتے ہیں کہ وہ اپنے اثر و رسوخ اور اختیارات کو کام میں لا کر ایسی شر انگیز حرکات کو جو ہمارے امن و اتحاد کے لئے نقصان دِہ ہیں روکیں گے اور فتنہ انگیز اور فرقہ وارانہ ذہنیّت کے عناصر کو پنپنے نہ دیں گے۔"

(بدر ۷۔ فروری ۱۹۵۶ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

جماعتِ احمدیہ کا پینسٹھواں سالانہ جلسہ ۱۲، ۱۳، ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو منعقد ہوُا۔ اِس مرتبہ ہمارے جلسہ کی ہر چیز غیر معمولی تھی۔ عام طور پر یہ جلسہ ہر سال دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہوُا کرتا تھا مگر اِس سال بعض دوستوں کی تحریک پر جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے ماہِ اکتوبر میں جلسہ منعقد کرنے

کے لئے رائے طلب کی گئی تھی چنانچہ جماعتوں کی اکثریت نے اکتوبر میں جلسہ کرنے کے حق میں رائے دی اور سیدنا حضرت اقدس ...... نے بھی ذرہ نوازی فرما کر اس کی منظوری عطا کی۔

پاکستانی قافلہ کی آمد غیر یقینی

جلسہ سالانہ سے چند روز قبل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہٗ تعالیٰ نے اطلاع دی کہ ڈپٹی کمشنر فار انڈیا اِن پاکستان لاہور نے اپنی حکومت کے حکم کے ماتحت پاکستانی قافلہ کو ویزہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اِس وجہ سے انہی ایام میں دسہرہ ہو رہا ہے اور حکومتِ ہند پاکستانی قافلہ کو سیکیورٹی دے نہیں سکتی۔ باوجود مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز نے چندیگڑھ اور دہلی جا کر صوبائی اور مرکزی افسران سے قافلہ کی اجازت چاہی لیکن اجازت نہ ملی۔

اولوالعزم امام ہمام

جلسہ سالانہ سے چند روز قبل بڑی شدت کے ساتھ بارش شروع ہوگئی۔ ہر طرف پانی ہی پانی نظر آرہا تھا۔ ہر مکان ایک جزیرہ کی مانند لگ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ہندوستان سے بھی مہمان زیارت مقاماتِ مقدسہ کے لئے نہیں آئیں گے۔ اِن تمام حالات سے حضرت خلیفۃ المسیح کو آگاہ کیا گیا۔ خیال تھا کہ ان قدرتی روکوں کی وجہ سے حضور جلسہ کی تاریخوں میں تبدیلی کر دیں گے لیکن حضور نے فرمایا کہ جلسہ انہی تاریخوں میں ہوگا۔

ہماری ہمتیں ٹوٹ رہی تھیں۔ اگر کوئی سہارا تھا تو یہ تھا کہ حضرت اولوالعزم کا ارشاد نصرتِ الٰہی کو ہماری تائید میں کھڑا کر سکتا ہے اور یہ ہو نہیں سکتا کہ حضور کے ارشاد اور اللہ تعالیٰ کے اِن کاموں میں کوئی حکمت نہ ہو۔

نصرتِ الٰہی کے نظّارے

یہ گیارہ اکتوبر کا دن تھا۔ بارش کی رفتار وہی تھی مگر اہالیانِ قادیان نے حیرت کے ساتھ اور اہالیانِ محلہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجا لاتے ہوئے دیکھا کہ نہ صرف ہندوستان سے بلکہ پاکستان سے سینکڑوں کی تعداد میں مخلصین اپنے کپڑوں اور سامان سمیت بھیگتے ہوئے دارالامان میں وارد ہو رہے ہیں اور جب رات کی ٹرین آچکی تو مہمانوں کی تعداد ۳۶۹ ہو چکی تھی اور پھر رات دس بجے

اللہ تعالیٰ کی نصرت کا ایک اور نشان ظاہر ہوا کہ تین روز سے لگاتار برسنے والی بارش ختم ہو گئی اور آسمان پر ستاروں نے چمک چمک کر اس مقدس سرزمین میں تکلیفیں برداشت کر کے آنے والے مخلصین کو خوش آمدید کہہ کر ساری کلفتیں دور کر دیں۔ الحمد للہ۔

اِس جلسہ پر پاکستان سے آنے والے مہمانوں کی تعداد ۳۴۴ تھی جبکہ ہندوستان سے آنے والے مہمانوں کی تعداد ۱۵۳ تھی۔

(بدر ۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۶ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء

جماعتِ احمدیہ کا چھپاسٹھواں جلسہ سالانہ ۶۔۷۔۸ر اکتوبر ۱۹۵۷ء کو منعقد ہو کر بفضلہٖ تعالیٰ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اِس جلسہ میں بھارت کے دُور دراز علاقوں کے علاوہ بیرونی ممالک میں سے پاکستان اور انڈونیشیا سے بعض احباب بھی تشریف لائے۔

اِس مرتبہ ملکی حالات اور دونوں ملکوں میں آپس کی کشیدگی کی وجہ سے پاکستان کا قافلہ نہ آسکا۔ بارشوں کی وجہ سے اور ملکی حالات اچھے نہ ہونے کے سبب ہندوستان سے آنے والے مہمانوں کی تعداد کافی کم تھی۔

(بدر ۱۷ر اکتوبر ۱۹۵۷ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

جماعتِ احمدیہ کا ستاسٹھواں سالانہ جلسہ مورخہ ۱۷، ۱۸، ۱۹ر اکتوبر ۱۹۵۸ء کو منعقد ہوا۔ ہماری حکومتِ ہند نے پاکستان سے آنے والے قافلہ کو اجازت نہیں دی جس کی وجہ سے پاکستان سے قافلہ نہیں آیا۔

جلسہ سالانہ کے آخری دن ایک ریزولیوشن پاس کر کے حکومتِ ہند سے التماس کیا گیا کہ قادیان میں زائرین کے شریک ہونے پر پابندی کو ختم کیا جائے۔

بھارت کے دُور دراز علاقوں سے ۱۰۵۰ احباب جلسہ میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے۔ بھارت کی جماعتوں کے موجودہ مالی اور اقتصادی حالات کے پیشِ نظر یہ تعداد بھی معقول اور خوشکن ہے۔

(بدر ۳۰ر اکتوبر ۱۹۵۸ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء

مورخہ ۱۵۔۱۶۔۱۷ر دسمبر ۱۹۵۹ء کو جماعتِ احمدیہ کا اڑسٹھواں سالانہ جلسہ نہایت پُرامن

ماحول میں منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا۔

تعداد: ہندوستان سے آنے والے مہمانوں کی تعداد اڑھائی سو کے قریب تھی جبکہ پاکستان سے آنے والے مہمانوں کی تعداد ۲۰۵ تھی۔ امیر قافلہ مکرم چوہدری اسداللہ خاں صاحب تھے۔ علاوہ بیرونی ممالک جزائر فجی، ماریشس، عدن، افریقہ، برما سے مہمان تشریف لائے۔

مورخہ ۱۷، ۱۸ دسمبر کی درمیانی شب ۱/۲ ۷ بجے بعد نماز عشاء بیتِ اقصیٰ میں زیرِ صدارت جناب لیفٹیننٹ کرنل سردار سرین سنگھ سرائے خاص جالندھر چالیس زبانوں میں تقاریر ہوئیں جس کا اہتمام مکرم مولوی فیروز محی الدین آف ربوہ سابق مربی سنگاپور نے کیا۔ (بدر ۲۴ دسمبر ۱۹۵۹ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کو جماعت احمدیہ کا انہترواں جلسہ سالانہ بڑی شان و شوکت سے شروع ہو کر اپنے اختتام کو پہنچا۔

تعداد: افریقہ، برما، پاکستان اور ہندوستان سے قریباً بارہ سو احمدیوں کا اجتماع ہوا۔ پاکستان سے دو سو کے قریب احباب بصورت قافلہ تشریف لائے اور بعض دوست اپنے انفرادی پاسپورٹ پر شریک ہوئے۔ پاکستانی زائرین کی کل تعداد ۲۸۴ تھی۔

قادیان کے سکھ اور ہندو بھائیوں کی طرف سے پاکستان سے آئے ہوئے مہمانوں کو ۱۷ دسمبر کو خالصہ سکول کے کمپاؤنڈ میں دعوتِ عصرانہ دی گئی۔ (بدر ۲۹ دسمبر ۱۹۶۰ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو جماعت احمدیہ کا سترواں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ بارش کی وجہ سے جلسہ بیتِ اقصیٰ میں ہوا۔

تعداد: ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے آنے والے مہمانوں کے علاوہ ۲۵۰ کے قریب مہمان پاکستان سے تشریف لائے۔

مہمانوں کے قیام کا انتظام مدرسہ احمدیہ اور بورڈنگ کی عمارت میں کیا گیا۔ خواتین کا قیام نصرت گرلز سکول میں تھا۔

(بدر ۲۶ دسمبر ۱۹۶۱ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۶۲ء کو جماعتِ احمدیہ کا اکہتر واں جلسہ سالانہ منعقد ہوًا۔

تعداد: ہندوستان سے آنے والے احباب کی تعداد پندرہ سو تھی جبکہ پاکستان سے ۲۰۰ افراد کا قافلہ آیا۔ پاکستان سے انفرادی طور پر بھی مہمان تشریف لائے تھے۔

اِس بار پہلی مرتبہ جلسہ گاہ میں دن میں صرف ایک جلسہ گیارہ بجے تا اڑھائی بجے ہوتا اور دوسرا جلسہ رات کے وقت بعد نماز عشاء بیتِ اقصیٰ میں ہوتا۔ (بدر ۳ جنوری ۱۹۶۳ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

جماعتِ احمدیہ قادیان کا بہتر واں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۶۳ء کو منعقد ہوًا۔

تعداد: پاکستان سے ۲۰۰ افراد بصورت قافلہ تشریف لائے جبکہ انفرادی طور پر ۱۲۷ افراد اپنے پاسپورٹ پر تشریف لائے۔ بیرونی ممالک میں سے امریکہ، نارتھ بورنیو، لندن، عدن، ٹانگانیکا اور نیروبی سے بھی مہمانوں نے شرکت کی۔ (بدر ۲ جنوری ۱۹۶۴ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء

جماعتِ احمدیہ کا تہتر واں جلسہ سالانہ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۶۴ء کو پُر امن ماحول میں شروع ہوکر اختتام پذیر ہوًا۔

تعداد: جلسہ سالانہ میں اندرون اور بیرون سے آنے والے مہمانوں کی تعداد دو ہزار تھی۔ پاکستان سے قافلہ میں آنے والے مہمانوں کی تعداد ۲۰۰ تھی جبکہ ۱۱۰ افراد اپنے پاسپورٹوں پر انفرادی طور پر آئے۔ علاوہ بیرونی ممالک میں سے افریقہ، انڈونیشیا وغیرہ سے۔

آخری دن روٹی کی پرچی میں تعداد بارہ تیرہ سو تھی۔ (بدر ۳۱ دسمبر ۱۹۶۴ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء

جماعتِ احمدیہ کا چوہتر واں جلسہ سالانہ ۱۱-۱۲-۱۳ دسمبر ۱۹۶۵ء کو منعقد ہوکر انجام پذیر ہوًا۔

تعداد: اِس مرتبہ خاص طور پر غیر معمولی طور پر ہندوستان سے آنے والے مہمانوں کی تعداد کافی تھی۔

یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ اس مرتبہ حیدر آباد دیا دگیر سے ۲۵۰ افراد جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ حالات کے پیشِ نظر اِس سال پاکستان سے قافلہ نہیں آیا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہندوستان سے آنے والے مہمانوں نے اِس کمی کو پورا کر دیا۔ (بدر ۲۳، دسمبر ۱۹۶۵ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۶۶ء

جماعتِ احمدیہ کا پچھترواں جلسہ سالانہ مورخہ ۴ - ۵ - ۶ ر دسمبر ۱۹۶۶ء کو منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

تعداد:- اِس مرتبہ بھی ہندوستان کے دُور دراز علاقوں سے سینکڑوں افراد نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ پاکستان سے ۱۰۰ افراد پر مشتمل قافلہ نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے خاندان کے تین چشم و چراغ مکرم سید میر داؤد احمد صاحب، سید میر مسعود احمد صاحب۔ مرزا غلام احمد صاحب تشریف لائے۔ نیز انگلستان، امریکہ، افریقہ کے دوست بھی شامل ہوئے۔ مشرقی و مغربی افریقہ کے تین افریقی طلباء بھی تشریف لائے ہوئے تھے جو ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرح ہماری جرمن بہن رشیدہ لوپیل بھی جلسہ سالانہ میں شریک ہوئیں۔ (بدر ۱۵۔ دسمبر ۱۹۶۶ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۶۷ء

جماعتِ احمدیہ کا چھہترواں سالانہ جلسہ مورخہ ۲۴ - ۲۵ - ۲۶۔ نومبر ۱۹۶۷ء کو منعقد ہوا۔ ہندوستان سے کثیر تعداد میں افرادِ جماعت نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ امسال پاکستان سے آنے والے قافلہ میں شامل احبابِ جماعت کی تعداد ۱۰۰ سو تھی۔

اِس جلسہ سالانہ کی خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس میں فلسطین، لندن، انڈونیشیا، گھانا، نائیجیریا، یوگنڈا، بلادِ عربیہ، روس و بخارا کے سابق اور حال کے مربیان نے شرکت کی۔ جزائر فجی سے مکرم محمد عبداللطیف صاحب مع اہلیہ تشریف لائے۔ (بدر ۷، دسمبر ۱۹۶۷ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء

جماعتِ احمدیہ کا ستترواں جلسہ سالانہ مورخہ ۶ - ۷ - ۸، دسمبر ۱۹۶۸ء کو شروع ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اِس مرتبہ بھی ہندوستان کے دُور دراز علاقوں سے

کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ اِس سال پاکستان سے ۸۰ افراد پر مشتمل قافلہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آیا۔ اِس قافلہ میں دو مجاہدینِ احمدیت اور علمبردارانِ توحید بھی شامل تھے۔ علاوہ ازیں غانا اور عدن کے دُور دراز علاقوں سے بھی مہمانوں نے جلسہ میں شرکت کی۔ (بدر ۱۶ جنوری ۱۹۶۹ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء

مقدّس سرزمینِ قادیان میں جماعتِ احمدیہ کے ۸۰ ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد ۲۰۔۲۱۔۲۲ فروری ۱۹۷۲ء کو ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہؤا۔ انڈو پاک کی جنگ کی وجہ سے یہ جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۷۱ء میں ملتوی کرنا پڑا اور بعد میں ماہِ فروری ۱۹۷۲ء میں جلسہ ہؤا۔ اِس جلسہ سالانہ میں ہندوستان کے دُور دراز علاقوں سے سینکڑوں کی تعداد میں مہمان تشریف لائے۔ علاوہ ازیں بنگلہ دیش سے مہمانوں نے شرکت کی۔ جنگ کی وجہ سے پاکستان سے قافلہ نہ آسکا۔ (بدر ۲۔ مارچ ۱۹۷۲ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء

قادیان کی مقدّس سرزمین میں جماعتِ احمدیہ کا ۸۲ واں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۸۔۱۹۔۲۰۔ دسمبر ۱۹۷۳ء کو شروع ہو کر بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔

اندرونِ ملک کے دُور دراز علاقوں کے علاوہ بیرونی ممالک بنگلہ دیش، نائیجیریا، غانا، لندن، کینیا اور کینیڈا سے ایک خاصی تعداد میں احباب تشریف لائے۔ نیز محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق مربّی انچارج مشرقی افریقہ، محترم مولانا منور احمد صاحب سابق مربّی مشرقی افریقہ .... اور محترم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر بھی جلسہ سالانہ پر تشریف لائے۔ (بدر ۲۷۔ دسمبر ۱۹۷۳ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء

امسال ۸۳ واں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۳۔۱۴۔۱۵۔ دسمبر ۱۹۷۴ء کو منعقد ہؤا۔ اِس مرتبہ گذشتہ سالوں کی تعداد سے دُگنی تعداد میں مہمان قادیان آئے۔

اِس سال حیدر آباد

سے پہلی مرتبہ احمدی احباب ایک ریلوے بوگی ریزرو کروا کر آئے۔

اہم واقعہ: جلسہ سالانہ کے آخری دن دو بزرگ رفیق حضرت اقدس مسیح موعود، درویش

حضرت ڈاکٹر عطر الدین صاحب اور حضرت حافظ عبدالرحمن صاحب پشاوری وفات پاگئے۔ ہر دو بزرگوں کی نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ (بدر ۲۶ دسمبر ۱۹۷۴ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء

امسال قادیان کی مقدس سرزمین میں مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر ۱۹۷۵ء کو جماعت احمدیہ کا ۸۴واں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

امسال بھی قادیان کی سرزمین میں آنے والے مہمانوں کی تعداد گذشتہ سالوں سے زیادہ رہی۔ امسال حیدرآباد اور میسور سے ریلوے کی دو بوگیاں مہمانوں سے بھر کر آئیں۔ بیرونی ممالک میں سے کینیڈا، ماریشس، سیلون، نائیجیریا، امریکہ اور بنگلہ دیش سے فدایانِ احمدیت تشریف لائے۔ امسال حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ماریشس کے تربیتی دورہ پر بھی تشریف لے گئے۔ (بدر یکم فروری ۱۹۷۶ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

امسال جلسہ سالانہ مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۷۷ء کی تاریخوں میں منعقد ہوا۔ اس مرتبہ بھی ہندوستان سے کافی تعداد میں لوگوں نے جلسہ میں شرکت کی۔ ہندوستان کے ہر علاقہ سے آنے والے مہمانوں کے علاوہ امریکہ، لندن، افریقہ، جرمنی، ہالینڈ، ماریشس، جزائر فجی کے نمائندگان نے شرکت کی۔

(بدر ۲۲ دسمبر ۱۹۷۷ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء

امسال قادیان کی مقدس سرزمین میں مورخہ ۸-۹-۱۰ دسمبر ۱۹۷۸ء کی تاریخوں میں جماعت احمدیہ کا ۸۷واں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

ہندوستان کے تمام مختلف صوبوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ غیر معمولی طور پر کثیر تعداد میں مہمان تشریف لائے۔ علاوہ ازیں بیرونی ممالک ماریشس، نائیجیریا، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، انگلینڈ، انڈونیشیا اور پاکستان سے بھی مہمانوں نے شرکت کی۔

بیرونی ممالک سے آنے والوں کی تعداد ۱۲۱ تھی۔

(بدر ۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۷۹ء

امسال جلسہ سالانہ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۷۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہو کر کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔

ہندوستان کے علاوہ ماریشس، جرمنی، ڈنمارک، انگلینڈ، امریکہ، پاکستان، بنگلہ دیش ..... اُردن، غانا، ہالینڈ، ٹرینیڈاڈ، سوئٹزرلینڈ، انڈونیشیا، سنگاپور، ملائشیا اور زیورچ سے بھی سینکڑوں کی تعداد میں احمدی احباب و مستورات تشریف لائے۔ بیرونی ممالک سے آنے والوں کی تعداد دو صد تھی۔

(بدر ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء

یہ جلسہ سالانہ پندرھویں صدی کا پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہو کر کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ امسال گذشتہ سالوں سے کہیں زیادہ مہمان تشریف لائے۔ حیدرآباد اور مدراس سے ریزرو ریلوے بوگیاں قادیان پہنچیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال کینیڈا، پاکستان، مصر، لندن، انڈونیشیا، ملائیشیا، سنگاپور، امریکہ، برما، ڈنمارک، بنگلہ دیش، ماریشس، ہالینڈ، نائیجیریا اور سویڈن وغیرہ ممالک سے مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے احباب نہایت ذوق و شوق کے ساتھ سینکڑوں کی تعداد میں تشریف لائے۔

(بدر یکم جنوری ۱۹۸۱ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں قادیان کی پاک سرزمین میں جماعت کا ۹۰واں جلسہ سالانہ اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ امسال ہندوستان کے شمال سے لے کر جنوب تک اور مشرق سے لے کر مغرب تک کی جماعتوں کے نمائندگان پہلے سے بہت بڑھ کر اس مقدس روحانی اجتماع میں شریک ہوئے۔ حیدرآباد کے علاوہ یادگیر سے بھی بوگیاں آئیں۔ ہندوستان کے علاوہ ماریشس، جرمنی، انگلینڈ، کینیڈا، امریکہ، پاکستان، بنگلہ دیش، اُردن .... ہالینڈ، ٹرینیڈاڈ، انڈونیشیا، ملیشیا، فجی، ڈنمارک اور کینیا سے بھی احباب جماعت جلسہ میں شرکت کی غرض سے تشریف

لائے۔

(بدر ۳۱ ؍ دسمبر ۱۹۸۱ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ ؍ دسمبر ۱۹۸۲ء کی تاریخوں میں جماعتِ احمدیہ کا ۹۱ واں جلسہ سالانہ منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اِس جلسہ میں ہزاروں کی تعداد میں فدائی دیوانہ وار کھنچے چلے آئے۔ اِس مرتبہ ہندوستان کے علاوہ ۱۹ بیرونی ممالک کے نمائندگان تشریف لائے۔ ان میں امریکہ، جرمنی، جزائر فجی، انگلستان، اُردن (جارڈن) ۔ ۔ ۔ ۔ مصر، ماریشس، نائیجیریا، سنگاپور، سری لنکا، کینیڈا، یوگنڈا، بنگلہ دیش، پاکستان، کینیا، آسٹریلیا، گیانا اور انڈونیشیا کے احباب شامل ہوئے۔

(بدر ۳۰ ؍ دسمبر ۱۹۸۲ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ ؍ دسمبر ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں جماعتِ احمدیہ کا ۹۲ واں جلسہ سالانہ منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اِس جلسہ سالانہ میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے علاوہ بیرونی ممالک سے کثیر تعداد میں احباب و مستورات کو شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(بدر ۲۹ ؍ دسمبر ۱۹۸۳ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۸۴ء

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ ؍ دسمبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں جماعتِ احمدیہ کا ۹۳ واں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ احبابِ جماعت کے علاوہ خاصی تعداد میں غیر مسلم معززین نے بھی باقاعدگی کے ساتھ شرکتِ جلسہ ہو کر اس علمی اور روحانی برکات سے استفادہ کیا۔ بصیرت افروز افتتاحی خطاب کے بعد محترم آفتاب احمد خاں صاحب آف لندن جو بیرونِ ملک سے تشریف لانے والے واحد مہمان تھے، نے تمام سامعین کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا محبت بھرا السلام علیکم پہنچایا۔

(بدر ۳ ؍ جنوری ۱۹۸۵ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۸۵ء

۱۸-۱۹-۲۰ ؍ دسمبر ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں جماعتِ احمدیہ کا ۹۴ واں جلسہ سالانہ منعقد ہو کر نہایت

کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس جلسہ سالانہ میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے علاوہ بیرونی ممالک سے کثیر تعداد میں احباب و مستورات شریک ہوئے۔ (بدر ۲ جنوری ۱۹۸۶ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۸۶ء

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں جماعت احمدیہ کا پچانوے واں جلسہ سالانہ منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس جلسہ سالانہ میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے علاوہ بیرون ممالک سے کثیر تعداد میں احباب و مستورات شریک ہوئے۔ (بدر یکم جنوری ۱۹۸۷ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۸۷ء

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۷ء کی تاریخوں میں جماعت احمدیہ کا ۹۶ واں جلسہ سالانہ منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس جلسہ سالانہ میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے علاوہ بیرون ممالک سے کثیر تعداد میں احباب و مستورات شریک ہوئے۔ (بدر ۳۱ دسمبر ۱۹۸۷ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۸۸ء

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۸ء کی تاریخوں میں جماعت احمدیہ کا ۹۷ واں جلسہ سالانہ منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس جلسہ سالانہ میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے علاوہ پاکستان، بنگلہ دیش، تنزانیہ، افریقہ، امریکہ، برطانیہ، انڈونیشیا، مغربی جرمنی، ابوظہبی، ایران وغیرہ سے کثیر تعداد میں احباب و مستورات شریک ہوئے۔ (بدر ۵ جنوری ۱۹۸۹ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۸۹ء

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۹ء کی تاریخوں میں جماعت احمدیہ کا ۹۸ واں جلسہ سالانہ منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس سال کے جلسہ سالانہ کو یہ خصوصیت حاصل تھی کہ مہمانوں کی تعداد تقسیم ملک سے لے کر اب تک بہت ہی زیادہ تھی۔ اس جلسہ سالانہ میں جماعت احمدیہ بھارت کے علاوہ بیرون ممالک یعنی امریکہ، برطانیہ، ماریشس، جرمنی، سنگاپور، ملیشیا، بنگلہ دیش، کینیڈا، انڈونیشیا ڈنمارک، ترکی، اٹلی، ناروے، یوگنڈا، کینیا، تنزانیہ، سویڈن، آئرلینڈ، پاکستان، زیمبیا اور مصر

سے کثیر تعداد میں احباب و مستورات شریک ہوئے۔ (بدر ۲۵ جنوری ۱۹۹۰ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۹۰ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۹۰ء کی تاریخوں میں جماعتِ احمدیہ کا ۹۹واں جلسہ سالانہ منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اِس میں ہندوستان کے کونے کونے سے کثیر تعداد میں احباب و مستورات شریک ہوئے۔ اِسی طرح بیرونی ممالک یعنی ماریشس، امریکہ، ڈنمارک، کینیڈا، انگلستان، انڈونیشیا، ناروے، جرمنی، سویڈن، فرانس، پاکستان، تبت اور نیپال سے بھی کثیر تعداد میں احباب شریک ہوئے۔

(بدر ۱۰ جنوری ۱۹۹۱ء)

اور اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور بے پایاں احسانات کے تحت جماعتِ احمدیہ قادیان ۱۹۹۱ء میں جلسہ سالانہ کی صد سالہ تقریب کا اہتمام کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور سَو سال پورے ہونے پر ہدیۂ تشکر پیش کر رہی ہے اور وَسِّعْ مَكَانَكَ کی عظیم الشان پیشگوئی کا مظہر بنتے ہوئے اندرون اور بیرونِ ملک سے آنے والے مہمانانِ کرام کے لئے وسیع تر انتظامات تشکیل دے رہی ہے۔ آج پھر ارضِ قادیان بہجت و سرور سے جھوم اُٹھی ہے، آج پھر مسرت و فورِ شوق سے خرام ناز ہے کہ اسے پھر اس مقدس وجود کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوگا جو ابناءِ فارس میں سے ہے اور اس جدِ امجد کا نافلہ ہے جس نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس ارضِ پاک کو برکت بخشی تھی۔

جلسہ سالانہ ۱۹۹۱ء

پہلا دن

۲۶ دسمبر کو صبح دس بجے جماعتِ احمدیہ کا ۱۰۰واں جلسہ سالانہ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے بابرکت ماحول میں شروع ہوا۔ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعتِ احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رُوح پرور افتتاحی خطاب سے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ اِس جلسہ میں دُنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے سترہ ہزار احمدی و غیر از جماعت مرد و زن نے شرکت فرمائی۔

تاریخی جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء کا افتتاح فرمانے کی غرض سے سیدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ الرابع

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح دس بجکر پانچ منٹ پر اپنے خدام کے ہمراہ اپنی رہائش گاہ سے جلسہ گاہ کی طرف پیدل روانہ ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسبِ معمول تیز تیز قدم اُٹھاتے جونہی جلسہ گاہ میں پہنچے تو فضا فلک شگاف نعروں سے گونج اُٹھی۔

دس بجکر بیس منٹ پر لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب عمل میں آئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ناظر اعلیٰ صاحب قادیان، ناظر اعلیٰ صاحب ربوہ، وکیلِ اعلیٰ صاحب ربوہ اور جلسہ میں شامل ہونے والے ملکوں کے امراء اور صدران مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ لوائے احمدیت کے لہرانے کی تقریب میں شامل ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرانے کے بعد ہاتھ اُٹھائے اور اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹیج پر تشریف لائے اور کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی اور تلاوت کے بعد آیات کا اُردو ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد ناصر علی عثمان صاحب آف قادیان نے سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پاکیزہ کلام

"ہے شُکرِ ربِّ عزّوجل خارج از بیاں"

کے چیدہ اشعار نہایت خوش الحانی کے ساتھ مسلسل نعروں کی گونج میں سُنائے۔

بعد ازاں داؤد احمد صاحب ناصر آف جرمنی نے حضرت فضلِ عمر کی نظم

"ہے رضائے ذاتِ باری اب رضائے قادیاں"

ترنّم کے ساتھ پُر درد لے میں پڑھی۔

سیّدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان میں افتتاحی خطاب فرمانے کے لئے ڈائس پر تشریف لائے اور اپنا خطاب شروع کیا جس میں حضور نے سب حاضرینِ جلسہ کو اور ان سب کو جو جلسہ میں شامل ہونے سے کسی وجہ سے محروم رہے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ملنے والی خدائی خبر کی زبان میں "مبارک سو مبارک" پیش کی اور —— جماعتِ احمدیہ کے سب سے پہلے منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کا ذکر فرماتے ہوئے جس میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے حضرت بانیٔ سلسلہ کی تازہ تصنیف "آسمانی فیصلہ" پڑھ کر سُنائی تھی، کی روداد پڑھ کر سُنائی اور جلسہ کی بِنا اور غرض و غایت بیان فرماتے ہوئے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی روایت تفصیلاً بیان فرمائی جس میں اُس وقت کی مالی مشکلات اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ان

مشکلات کو دُور کرنے کا تذکرہ فرمایا۔ اسی تسلسل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ کے اس شعر "لفاظات الموائد کان اکلی" کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانیٔ سلسلہ کے لنگروں کے دیگر ممالک میں قیام کے حقائق اور اعداد و شمار پر مبنی تفصیل بیان فرمائی۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ پر بے شمار افضالِ باری تعالیٰ کا جامع رنگ میں مختصراً تذکرہ فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت کی کثرت سے اِس جلسہ میں شامل ہونے کے متعلق ان کی مالی اور سفر کی صعوبتوں کے چند نمونے بیان فرمائے۔

اِس تناظر میں سیّدنا حضرت بانیٔ سلسلہ کی شدید مخالفت میں لوگوں کو قادیان جانے سے روکنے کے لئے مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے جو مساعی کیں واقعات کی روشنی میں اس کا تذکرہ فرمایا اور یہ حقیقت بھی بیان فرمائی کہ بٹالہ شہر میں مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کو آج کوئی نہیں جانتا جبکہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ذکر اسی شہر میں نہایت عزّت و تکریم سے کیا جاتا ہے۔ اِس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے نواسے جنہوں نے احمدیت کو قبول کیا کی گواہی بھی بیان فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی طرف سے متعدد رفاہی کاموں کی تفصیل بھی بیان فرمائی اور فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ محض اِس غرض سے بنی نوع انسان کی خدمت بجا لا رہی ہے کہ انسانوں کے دُکھ درد دُور ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہندوستان میں بعثت کا ذکر کرتے ہوئے ہندوستان کی جماعتوں کو بطورِ خاص توجّہ دلائی کہ ہندوستان کی جماعتوں کی ذمّہ داری ہے کہ وہ اس سعادت کو جو خدا نے انہیں دی ہے اپنے ساتھ چمٹائے رکھیں وگرنہ دُنیا کی اگر دوسری جماعتیں اس سعادت کو لے گئیں تو یہ بہت بڑی محرومی ہوگی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب قریباً پونے دو گھنٹے جاری رہا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی خطاب کے بعد دو معزز مہمانوں برطانوی پارلیمنٹ کے ممبر ٹام کاکس اور گھانا کے منسٹر جسٹس ایکن نے مختصر سا خطاب کیا جس میں انہوں نے اِس جلسہ میں شمولیت کو اپنی خوش بختی تصوّر کیا۔ حضورِ اقدس نے ان دونوں معززین سے معانقہ بھی فرمایا۔ دعا کے بعد افتتاحی اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی اور حضور پیدل گھر تشریف لے گئے اور دو بجے دوبارہ تشریف لا کر جلسہ گاہ میں نماز ظہر و عصر ادا کیں۔

افتتاحی اجلاس میں حاضرین کی تعداد سترہ ہزار افراد سے زائد تھی اور جلسہ گاہ کا احاطہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ واضح رہے کہ قیامِ پاکستان کے بعد کسی امام جماعتِ احمدیہ کا یہ قادیان کا پہلا دورہ ہے قادیان میں پہلا جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء میں حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے منعقد کروایا۔ اب یہ اس جلسہ سالانہ کا ۱۰۰واں جلسہ ہے جو قادیان میں منعقد ہوا۔

دوسرا دن — ۲۷ دسمبر

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعتِ احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ جب وقفِ جدید کی تنظیم کا آغاز ہوا تو حضرت فضلِ عمر (اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) نے میرا نام اس کی مجلس کے ممبر کے طور پر رکھا۔ آج اس تنظیم کے قیام کے ۳۴ سال بعد اللہ تعالیٰ مجھے یہ توفیق دے رہا ہے کہ میں اس کا ذکر یہاں جلسہ سالانہ کے وقت جمعہ میں کروں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہندوستان میں وقفِ جدید کے چندہ میں کچھ کمزوری دکھائی دے رہی ہے۔ حضرت فضلِ عمر نے جب اس تحریک کا آغاز فرمایا تو یہ فرمایا تھا کہ وقفِ جدید کے کام کے لئے کچھ درویش صفت لوگوں کی ضرورت ہے جو کسی جگہ بیٹھ جائیں اور اصلاح وارشاد اور تربیت کا کام کریں۔ اس کام کے لئے شروع میں ہر کسی کو ٹریننگ نہیں دی جاتی تھی جیسا کہ اب دی جاتی ہے۔ آج بھی صورتِ حال ایسی ہے کہ تعلیم کی بجائے تقویٰ کو مدّنظر رکھ کر وقفِ جدید کے معلمین تیار کرنے ہوں گے۔ لمبے کورس کو نظرانداز کر کے معمولی ابتدائی دینی تعلیم کے بعد ان سے کام لینا ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ۲ قسم کے معلمین کی ضرورت ہوگی ایک وہ جن کو معمولی دینی تربیت دی جا سکے اور دوسرے وہ جن کو زیادہ دینی علم سکھایا جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کے تحت ہندوستان میں ایک نئی سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے حکومتِ ہندوستان سے درخواست کی ہے کہ ہمیں باہر سے معلمین بھجوانے کی اجازت دی جائے اگر ہندوستان کی حکومت نے اس پر ہمدردانہ غور کیا تو میں ہندوستان کے لئے وقفِ عارضی کی تحریک کروں گا تاکہ یہاں ایسے لوگ آئیں جو امن اور سچائی کو پھیلانے والے ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آجکل خدا کے فضل سے قادیان میں اتنی رہائشی جگہیں بن چکی ہیں کہ باہر سے آنے والوں کو کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے گی۔

وقفِ جدید کے لئے تربیت دینے والے اساتذہ کے ذکر میں حضور نے فرمایا کہ میں نے بعض عرب احمدیوں سے ذکر کیا کہ کیا وہ تدریس کی غرض سے قادیان جاکر رہنا پسند کریں گے تو انہوں نے بڑی خوشی سے میری اس آواز پر لبیک کہا۔ اسی طرح سے انگریزی دان لوگوں کی بھی ضرورت ہوگی اور ان سب کوششوں سے قادیان کے جامعہ کا معیار بھی بہت بلند کیا جاسکتا ہے۔ حضور نے فرمایا ہم جو مدرسہ یا وسیع جامعہ یہاں بنانا چاہتے ہیں اس کا مقصد اعلیٰ درجہ کے دینی سُوجھ بُوجھ رکھنے والے پیدا کرنا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ماضی میں قادیان میں بسنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک وقت تھا کہ جبکہ یہاں پر معمولی مزدوری کرنے والے تقوٰی کے ایسے اعلیٰ معیار پر فائز تھے کہ لوگ ان کو دعا کیلئے اور اللہ سے راہنمائی حاصل کرنے کے لئے درخواست کرتے تھے۔ اس زمانہ میں تقوٰی کی تعریف قادیان میں پورے جوبن پہ تھی۔

حضور ایدہ اللہ نے ہندوستان کے لئے اس مجوزہ سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مہینہ تو یہ پیغام جماعتوں تک پہنچانے میں لگے گا۔ پھر دو ماہ میں لوگوں سے درخواستیں لی جائیں گی تین ماہ جامعہ کا نصاب تیار کرنے میں لگ سکتے ہیں اور پھر چھ ماہ تربیت حاصل کرنے میں لگیں گے۔ اِس طرح سے پہلا پھل ہمارے ہاتھ آنے تک ہمیں بہرحال سال بھر کا انتظار کرنا ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ نے وقفِ جدید کے چندے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ چند سال قبل میں نے اِس تحریک کو چندے کے اعتبار سے بین الاقوامی کر دیا تھا۔ اس کے بعد امریکہ، کینیڈا، انڈونیشیا اور بعض ممالک۔ نے اس پر بڑی خوش دِلی سے لبّیک کہا لیکن ہندوستان میں وقفِ جدید کے چندے کا معیار وہی ہے جو پہلے تھا۔ حضور نے فرمایا شاید بیرونی مدد کمزوری کا باعث بن رہی ہے لیکن ایمان والوں کو تو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ بیرونی ممالک بے شک آپ کے لئے کوئی احسان نہیں کر رہے لیکن آپ تو وہ ملک ہیں جہاں سے خدا کا نور نازل ہُوا۔ جہاں سے احمدیت کا سوتا پھوٹا۔ ایک وقت تھا کہ اکیلا ہندوستان ساری دُنیا کی ضرورتیں پوری کرتا تھا۔ اب بھی اللہ کے فضل سے نیک مقاصد کے لئے سر بلند کئے جاسکتے ہیں تقسیمِ ملک کے بعد بعض کمزوریاں پیدا ہوئی ہیں لیکن ہندوستان کو از سرِ نَو اپنی جماعتوں کا جائزہ لینا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا میں یہ جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کو اپنی ضروریات کی استطاعت بخش رکھی ہے اِس لئے ضروری ہے کہ اہلِ ہندوستان مالی قربانی میں، خدا کی راہ میں زندگیاں وقف کرنے میں اور خدمتِ دین کے میدانوں میں آگے آئیں۔ جن کو اللہ نے دولت عطا کی ہے وہ اللہ کو دیں گے تو اللہ نے کم از کم دس گُنا بڑھا کر واپس کرنے کی

خوشخبری دے رکھی ہے اور اس سے زیادہ جتنا وہ چاہے بڑھا دے اس کی تو کوئی حد نہیں۔

حضور نے فرمایا وقفِ جدید کے میدان میں باہر کے لوگ بہت آگے بڑھ چکے ہیں ہندوستان والوں کو چاہیئے کہ اپنے اعزاز کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ روحانی میدانوں میں رقابت منع نہیں ہے یہ رقابت اپنے اندر پیدا کریں حتیٰ کہ دوسرے آپ کی ضروریات پوری نہ کریں بلکہ آپ دوسروں کی ضروریات پوری کرنے والے بن جائیں۔

وقفِ جدید کے میدان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاک و ہند اور بنگلہ دیش کو چھوڑ کر جن ملکوں کے نمایاں چندوں کا ذکر فرمایا ان کے نام ترتیب وار اس طرح ہیں:۔

جرمنی، کینیڈا، برطانیہ، انڈونیشیا، جاپان، ناروے، ہالینڈ۔ حضور نے فرمایا فی کس چندہ کے لحاظ سے جاپان ساری دُنیا سے آگے ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ ہندوستان میری آواز پر لبیک کہے گا۔

• جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء کے دوسرے دن سیّدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عورتوں کی جلسہ گاہ میں جو خطاب فرمایا اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیشِ خدمت ہے:۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کی ابتداء بچّوں کی تربیت کے موضوع سے کی۔ حضور نے فرمایا ہر بچّہ ضرور اپنے ماں باپ کی نقل کرتا ہے۔ ماں باپ کی غلطیوں کے نتیجہ میں اس کو یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ دُنیا خود غرضی کی دُنیا ہے اِس لئے ماں باپ کو اپنے بچّوں کے سامنے ایسی باتوں سے احتراز کرنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا اللہ نے ماؤں کے پاؤں کے نیچے جنّت رکھی ہے لیکن بعض بدنصیب مرد ایسے بھی ہیں جو اس جنّت کو ماؤں کے پاؤں کے نیچے سے نکال لیتے ہیں یہ عورتوں سے بدخلقی کرتے ہیں تلخی اور غصّہ سے پیش آتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جن گھروں میں عورت مظلوم ہوتی ہے وہاں جب خاوند گھروں سے چلے جاتے ہیں تو یہ عورتیں اپنے بچّوں کو اپنے خاوندوں کے مظالم بڑھا چڑھا کر بیان کرتی ہیں۔ اس سے وہ اپنا غصّہ بھی نکال لیتی ہیں اور اپنے بچّوں سے ہمدردی بھی حاصل کر لیتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ باتیں بہت بُری ہیں۔ ایسی عورتیں اپنے عمل سے اپنے بچّوں کو برباد کر رہی ہیں۔ یہ بچّے جب بڑے ہو کر خاوند یا بیوی بنتے ہیں تو یہ آئندہ نسلوں کے لئے مشکلات پیدا کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جو عورتیں اپنے خاوند کے ظلم اور اپنے بچّوں کے درمیان دیوار بن جاتی ہیں وہ اچھی اولاد دُنیا کو دیتی ہیں۔ خاوندوں کے ظلم کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا اولاد پر ظلم کرنا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گھر کے معاشرہ کو جنّت بنانا آسان کام نہیں ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کی تربیت کی زیادہ ذمّہ داری عورتوں پر ڈالی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ ہندوستان کے بارے میں بھی مجھے اِس بات کی خوشی ہے کہ ہر طرف سے ان کا قدم ترقی کی طرف اُٹھ رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قادیان کی لجنہ کی مجلسِ عاملہ کی رپورٹوں کا مَیں غور سے مطالعہ کرتا ہوں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر چیز ٹھیک اور درست ہے اور صحیح مقام پر ہے۔ لجنہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے جو غیر معمولی مقام عطا کیا ہے اگر وہ اس کی شُکر گذار رہیں تو اللہ تعالیٰ مزید ترقیات عطا کرے گا۔

علمی اور تربیتی لحاظ سے لجنہ اماء اللہ ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک سال پہلے ناظرہ قرآن کریم جاننے والی عورتوں کی کُل تعداد ہندوستان میں ۲۸۱۹ تھی ایک سال کی لمبی محنت اور کوشش کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد بڑھ کر ۳۳۵۲ ہوگئی۔

مالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہندوستان کی لجنات میں قادیان کی لجنہ اِس میدان میں بے مثال نمونہ دکھانے والی ہے حالانکہ اس میں اتنی مالی استطاعت نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا جب مَیں نے مراکز کی تحریک کی تو قادیان کی بچّیوں نے اپنی چھوٹی چھوٹی گُجیاں بھی توڑ دیں۔ اللہ تعالیٰ بعض جگہ کروڑوں کی قربانی بھی رَدّ کر دیتا ہے مگر اخلاص کے ساتھ چند کوڑیاں بھی خدا کی راہ میں پیش کی جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مجھے یقین ہے کہ خدا نے ان چند کوڑیوں کو بھی پیار کی نگاہ سے دیکھا ہوگا۔

دعوت اِلی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہندوستان کی خواتین اِس میدان میں بھی اچھا کام کر رہی ہیں۔ ہندوستان کی ۱۸۳ داعیات نے اپنے عہد کو پورا کیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنگال کے ایک گاؤں کا ذکر فرمایا جہاں ایک بیوہ نے بیعت کی پھر اس کے ذریعہ سے تین عورتوں نے بیعت کی تو ان عورتوں کے خاوندوں نے ان کو طلاق دینے کی دھمکیاں دیں لیکن ان عورتوں نے کہا کہ اگر ہمارے سر بھی تن سے جُدا کر دو تو ہم (حضرت بانیٔ سلسلہ) سے اپنا تعلق نہیں توڑیں گی۔ اس کے بعد ان تینوں نے مل کر مزید تیس ۳۰ کو جماعت سے وابستہ کر دیا۔ (اِس موقعہ پر زبردست نعرے بلند کئے گئے)۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر خواتین چاہیں تو وہ عظیم انقلاب پیدا کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صاحبِ ایمان خواتین سے ہر صحتمند مقابلے میں مردوں سے آگے بڑھنے کی توقع کی ہے۔ عورتوں کو

کہا گیا ہے کہ ہر نیکی کے میدان میں آگے بڑھو مرد اگر پیچھے رہ گئے تو ان کو پیچھے چھوڑ دو۔ جس طرح ایک جنگ میں خواتین نے پسپا ہو کر پیچھے ہٹنے والے مردوں کو خیموں کے ڈنڈے اکھاڑ کر مارے تھے اور کہا تھا کہ یا دشمن کے ہاتھ سے مرو یا ہمارے ڈنڈوں سے مرجاؤ تو مردوں کی غیرت جاگ گئی اور انہوں نے اس زور سے حملہ کیا کہ شکست فتح میں بدل گئی۔ حضور نے فرمایا آج بھی ضرورت ہے کہ احمدی عورتیں مردوں کو سبق دیں یہاں تک کہ ان کی بھی غیرت جاگ پڑے اور خدا کرے کہ اس کے نتیجہ میں جو فتح حاصل ہو اس کا سہرا احمدی عورتوں کے سر پر بندھے اور خدا کرے کہ مردوں کو بھی یہ سہرا نصیب ہو۔

تیسرا دن — ۲۸ دسمبر

جماعتِ احمدیہ کے ۱۰۰ ویں جلسہ سالانہ منعقدہ قادیان دارالامان کے آخری روز سیدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا اور دعا پر یہ جلسہ ہندوستان کے وقت کے مطابق قریباً سوا چھ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔ آخری اجلاس کی حاضری بائیس ۲۲ ہزار سے زائد تھی۔

سیدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب سے پہلے تعلیم کے میدان میں اعلیٰ پوزیشنیں لینے والوں کو سرٹیفکیٹ اور سندیں عطا فرمائیں۔ اس کے بعد کینیڈا سے آئے ہوئے ایک کینیڈین نمائندے نے کینیڈا کے وزیرِ اعظم کا مبارکباد اور نیک خواہشات پر مبنی پیغام پڑھ کر سنایا۔

تقریر کا باضابطہ آغاز کرنے سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ کے رفیق حضرت مولوی محمد حسین صاحب کا تعارف کروایا اور حاضرین کو کہا کہ ان کی زیارت کریں۔ حضرت مولوی صاحب کو حضور نے سٹیج پر نمایاں جگہ پر بٹھایا۔ اسی طرح مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کی والدہ محترمہ جن کی عمر سَو سال کے قریب ہے اور جو حضرت بانیٔ سلسلہ کے رفقاء میں شامل ہیں ان کا بھی ذکر فرمایا اور فرمایا کہ عورتوں کے حصے میں خواتین ان کی زیارت کریں۔ اسی طرح ایک اور رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ میاں جان محمد صاحب (محمود آباد سندھ) کا ذکر فرمایا تاہم وہ اپنی بیماری کی وجہ سے سٹیج پر نہ آسکے۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اس لئے زندہ رکھا ہے تاکہ یہ حضرت بانیٔ سلسلہ کو ملنے والی خدائی خبریں پوری ہوتی دیکھ سکیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ ایک تاریخی جلسہ ہے جو آج اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ یہ اس سو سال کا آخری جلسہ ہے اور سو سال کے بعد جو جلسہ ہوتا ہے وہ آئندہ آنے والے سو سال کے لئے نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔

حضور نے فرمایا اِس جلسہ میں ہندوستان کے دُور دراز علاقوں سے احمدی آئے ہیں۔ کشمیر کے خراب حالات کے باوجود کشمیر سے تین ہزار احمدی آئے ہیں۔ اسی طرح اڑلیسہ سے بہت سے احمدی آئے ہیں حالانکہ اڑلیسہ سے قادیان پہنچنے میں تین دن اور رات لگ جاتے ہیں۔ اِس جلسہ میں بڑی بھاری اکثریت ان لوگوں کی ہے جن کو پہلے کبھی قادیان آنے کا موقع نہیں مل سکا۔

حضور نے اِس مرحلہ پر مہمان نوازی کرنے پر قادیان کے ہندو اور سکھ احباب کا شکریہ ادا کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج دُنیا میں جو انقلابات رونما ہو رہے ہیں ان کا گہرا تعلق جماعتِ احمدیہ سے ہے۔ روس میں جو حالیہ تبدیلی آئی ہے اس نے یہ بات بتا دی ہے کہ بیسویں صدی کے شروع میں آنے والے روسی انقلاب کا ماحصل کچھ بھی نہیں تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے زارِ روس کی تباہی کے بارے میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مشہور نظم ؎

زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار

کے کئی اشعار سُنائے اور روس میں احمدیت کے بارے میں جو خدائی خبریں اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ کو دی ہیں ان کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ نیز فرمایا کہ حضرت فضل عمر کو اللہ تعالیٰ نے ایک کشفی نظارہ کے ذریعہ بتا دیا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب امریکہ اور برطانیہ روس کی مخالفت سے دستکش ہو جائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ عالمی حالات کے بارے میں جو باتیں میں بتا رہا ہوں یہ سیاست کی بات نہیں ہے یہ انسانی ہمدردی سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں۔ ایک طرف غریب ملکوں کا کوئی پُرسانِ حال نہیں ہے۔ امیر ممالک اور قومیں امیر تر ہو رہی ہیں جبکہ غریب ممالک اور قومیں غریب تر ہوتی جا رہی ہیں۔ دُکھ خواہ ہندو کا ہو یا سکھ کا یا احمدی کا ہو یا غیر از جماعت کا یہ سب کا مشترکہ دُکھ ہونا چاہیئے۔ اس مقصد کے لئے مذہب بہت اہم کردار ادا کر سکتا ہے تیسری دُنیا کے ممالک اور قوموں کو چاہیئے کہ وہ عوام کو اکٹھا کریں۔ ہمسایہ ممالک میں بہترین تعلقات ہوں۔

حضور نے فرمایا پہلے یہ بات تھی کہ روس کی موجودگی سے بہت سے غریب ممالک امیر ممالک

کے ظلم کا نشانہ بننے سے اِس لئے بچ جاتے تھے کہ ظالم کے سر پر روس کا ہوّا سوار رہتا تھا لیکن اب جو صورتِ حال پیدا ہوگئی ہے اس کے نتیجہ میں غریب ممالک اپنے آپ کو نہتّا اور غیر محفوظ سمجھنے لگ گئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان مسائل کا حل حضرت بانیٔ سلسلہ نے اپنی کتاب پیغامِ صلح میں بیان کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے پیغامِ صلح کے بعض حوالے پڑھ کر سُنائے اور فرمایا کہ اتفاق اور اتحاد کی برکت سے آج ہندوستان کے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا آج مَیں جو کہ حضرت بانیٔ سلسلہ کا ادنیٰ خادم ہوں آپ سب کو بھائی چارے اور امن کی طرف بُلاتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ مذہب کا مقصد امن پھیلانا ہوتا ہے مگر بدقسمتی سے مذاہب کے بعض پیروکار ہی سب سے زیادہ بدامنی پھیلاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا جو مذہب انسان اور انسان کے درمیان محبت پیدا نہیں کر سکتا وہ انسان اور خدا کے درمیان بھی محبت پیدا نہیں کر سکتا۔ حضور نے فرمایا ابتداء میں سب مذاہب سچے تھے مگر بعد میں ان کے ماننے والوں نے ان میں تبدیلیاں کر دیں۔

حضور ایدہ اللہ نے ہندوؤں اور سکھوں کی کتب سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا ذکر بیان کیا اور ساتھ ہی توحید کے بارے میں دینِ حق کی تعلیم بتائی اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں اس کی تفصیلی وضاحت کی۔

حضور ایدہ اللہ نے سکھ بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے ہمارے سکھ بھائیو! جنہوں نے ہم سے محبت کا سلوک کیا ہے آپ کے اختلافات ایک طرف مگر آپ کو چاہیئے کہ توحید کو اپنے اندر قلبی جوش پیدا کرنے کا موقعہ دیں۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ قادیان دارالامان ہمیشہ دارالامان رہے اور اس کے امن کو پھیلانے میں ہندو اور سکھ ہماری مدد کریں۔ اِس مرحلے پر حضور نے ہندوؤں کی مذہبی کتاب گیتا سے بھی اشلوک سُنائے۔ اس کے بعد انسانی ہمدردی کے بارے میں اور خدا کی محبت کے بارے میں حضرت بابا گورونانک کے ارشادات گرنتھ صاحب میں سے پڑھ کر سُنائے۔

حضور نے فرمایا اِس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ انسان اور انسان کے درمیان قربت پیدا کئے بغیر مذہب کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔

سیّدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے سکھوں کی مذہبی تعلیمات کے حوالے سے فرمایا کہ سکھ بے حد محنتی قوم ہے۔ حضور نے فرمایا مَیں نے دُنیا میں کہیں سکھ بھکاری نہیں دیکھے کیونکہ یہ

قوم اپنے ہاتھ سے کما کر کھانا جانتی ہے۔ اِس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوال نہ کرنے کے بارے میں دینِ حق کی تعلیم بیان فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ انسانی ہمدردی کی تعلیمات پر قائم ہے اور غرباء کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی مقدور بھر کوشش کرتی رہتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ ہندوستان کے غریب لوگوں اور غریب احمدیوں کی خوشحالی کے لئے ایک سکیم شروع کرے گی جس کے تحت غریب احمدیوں کے علاقوں میں صنعتیں قائم کی جائیں گی۔ حضور نے فرمایا دینِ حق نے جتنی تاکید دوسروں کی حاجات پوری کرنے کے بارے میں کی ہے اور کسی مذہب نے اتنی تلقین نہیں کی۔

آخر میں حضور نے فرمایا مجھے قادیان کی بستی سے بے حد محبت ہے۔ ہر احمدی کو بھی قادیان سے لازوال محبت ہے۔

حضور نے فرمایا مَیں دیکھ رہا ہوں کہ آئندہ دُنیا کے امن کو شدید خطرات درپیش ہیں۔ اِس وقت عالمی سیاست کی باگ ڈور امریکہ کے ہاتھ میں ہے اور امریکہ تکبّر کی جس انتہا کو پہنچا ہوُا ہے اس کے بعد تنزّل کا آغاز ہو جایا کرتا ہے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ جب مَیں نے یہاں آنا چاہا تو دعائیں کروائیں جس کے نتیجہ میں اللہ نے بڑی بشارات سے نوازا ہے۔

حضور نے فرمایا مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ میرا قادیان کا پہلا دَورہ تو ہے مگر یہ آخری دَورہ نہیں ہوگا۔ ہم یہاں اللہ نے چاہا تو امن کی حالت میں بھی قادیان آئیں گے۔

حضور نے فرمایا ہمارے یہ جلسے انسانیت کے احیاء کے لئے ہیں۔ خدا کی قسم یہ جلسہ وہ جلسہ ہے جس پر آئندہ اقوامِ متحدہ کی بنیاد رکھی جائے گی۔ حضور نے ہندوستان اور صوبہ مشرقی پنجاب کی حکومت کا جلسہ کے انتظامات پر شکریہ ادا کیا۔

دعا سے پہلے حضور نے اسیرانِ راہِ مولا کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور دعا کروانے کے بعد فرمایا:

مَیں آپ کو حضرت بانئ سلسلہ کے الفاظ میں "مبارک صد مبارک" کی مبارکباد دیتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب پاکستان کے وقت کے مطابق پونے تین بجے شروع ہوُا اور پونے چھ بجے ختم ہوُا۔

لہرائے لوائے قادیاں

ہے رضائے ذاتِ باری اب رضائے قادیاں
مدّعائے حق تعالےٰ مدّعائے قادیاں

وہ ہے خوش اموال پر یہ طالبِ دیدار ہے
بادشاہوں سے بھی افضل ہے گدائے قادیاں

گر نہیں عرشِ مُعلّیٰ سے یہ ٹکراتی تو پھر
سب جہاں میں گونجتی ہے کیوں صدائے قادیاں

میرے پیارے دوستو تم دم نہ لینا جب تلک
ساری دُنیا میں نہ لہرائے لوائے قادیاں

یا تو ہم پھرتے تھے اُن میں یا ہؤا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں

خیال رہتا ہے ہمیشہ اس مقامِ پاک کا
سوتے سوتے بھی یہ کہہ اُٹھتا ہوں ہائے قادیاں

آہ کیسی خوش گھڑی ہوگی کہ بانیلِ مرام
باندھیں گے رختِ سفر کو ہم برائے قادیاں

صبر کر اے ناقۂ راہِ ھُدیٰ ہمت نہ ہار
دُور کر دے گی اندھیروں کو ضیائے قادیاں

ایشیا و یورپ و امریکہ و افریقہ سب
دیکھ ڈالے پر کہاں وہ رنگ ہائے قادیاں

گلشنِ احمد کے پھولوں کی اُڑا لائی جو بُو
زخم تازہ کر گئی بادِ صبائے قادیاں

جب کبھی تم کو ملے موقع دُعائے خاص کا
یاد کر لینا ہمیں اہلِ وفائے قادیاں

(کلامِ محمود ص۱۱۴)

کھانا پینا

(از افاضات حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ)

(دینِ حق) بڑا ہی پیارا مذہب ہے۔ اُس نے ہمارے دُنیوی کاموں کو بھی، اگر ہم اُس کے بتائے ہوئے احکام پر چلیں، مذہبی رنگ دے دیا ہے اور ثواب کا موجب ٹھہرایا ہے۔ انسانی زندگی کا مقصود خدا کی عبادت اور اس کی رضا کا حصول ہے جس کے لئے صحیح تعلیم کا جاننا اور اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔ اور حصولِ علم کے لئے جو محنت کرنی پڑتی ہے اور اعمالِ صالحہ بجالانے پر انسانی جسم کو جو مشقت اُٹھانی پڑتی ہے اس کے لئے جسمانی قوت و توانائی ضروری ہے نہیں تو پھر مسیح کی طرح یہ کہنا پڑے گا کہ "رُوح تو چاہتی ہے مگر جسم برداشت نہیں کرتا"۔ اب جسم کی صحت و سلامتی کا انحصار بہت سی چیزوں پر ہے جن میں سے ایک کھانا پینا ہے۔ اِسی لئے بعض صلحائے اُمت کا یہ قول مشہور ہے کہ کھانا بھی مذہب کا ایک جُزو ہے اور اِسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا یعنی صاف اور سُتھری اور میزان میں پُوری اُترنے والی (BALANCED) غذائیں کھاؤ تا بشاشت سے اعمالِ صالحہ بجالاسکو اور علم و عمل کے میدان میں تمہاری کوششیں اَن تھک ہوں۔ پس جس کھانے میں نیت رضائے الٰہی ہو وہ چوپایوں کا کھانا نہیں ہوسکتا۔ اور خدا کے لئے کھانا وہ کھانا ہے جس میں شرع کے بتائے ہوئے احکام اور دین کے سمجھائے ہوئے آداب ملحوظ ہوں۔ آؤ دیکھیں یہ آداب کیا ہیں:۔

(۱) صرف حلال ہی نہیں بلکہ طیب کھانا کھاؤ۔ جس کے کمانے، پکانے اور کھانے میں مکروہات میں سے کوئی چیز شامل نہ ہو اور جو صحت کو قائم رکھنے والا اور اُن ضروریات کو پورا کرنیوالا ہو جن کا تقاضا جسم موجودہ دَورِ زندگی میں کر رہا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ بچپن، جوانی اور بڑھاپے کی طیّبات مختلف ہیں۔

(۲) نماز سے پہلے وضو ضروری ہے، کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا۔ پس ہاتھوں کو خوب اچھی طرح دھو کر کھاؤ کہ اِس سے رُوح کی پاکیزگی کا تقاضا بھی پورا ہوگا اور جسمانی

صحت بھی قائم رہے گی۔

(۳) اپنے حالات، عادات، رواج، یا وقتی ضرورت کے ماتحت کھانے کے برتن زمین پر رکھ کر کھاؤ، یا دسترخوان بچھاکر، یا میز پر۔ مگر اس بات کا خیال رکھو کہ کھانا وقار کے ساتھ چُنا جائے اور وقار کے ساتھ کھایا جائے۔ بے تکلّف اور بے ریاء۔

(۴) کھانے پر وقار کے ساتھ بیٹھو۔ لیٹ کر یا خدا تعالیٰ کی اِن نعمتوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے کھانا نہ کھاؤ۔

(۵) زبان کے چسکے کے لئے نہ کھاؤ، تقویٰ کی نیّت سے اور اِس ارادہ سے کھانا کھاؤ کہ کھانے سے ہمارے جسم میں قوّت پیدا ہوگی اور نیک اعمال بجالانے میں سہولت۔ اگر اِس نیت سے کھاؤ گے تو ضرورت کے مطابق کھاؤ گے، ضرورت سے زیادہ نہ کھاؤ گے۔ جب کھانا برائے کھانا نہ ہوگا تو پھر جب بھوک لگے گی کھاؤ گے اور اتنا نہ کھاؤ گے کہ بدہضمی ہو جائے۔

(۶) جو کھانا بھی چُنا جائے اُسے خوشی سے کھاؤ اور اُسی سے لذّت اور قوّت حاصل کرو اور اچھے کھانوں کے حریص نہ ہو اور جہاں تک ہو سکے دوسروں کو کھانے میں شامل کرو کہ ہمارے پیارے رسولؐ نے فرمایا ہے کہ اگر بہت سے مل کر کھائیں تو خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالتا ہے۔ نیز فرمایا کہ اچھا کھانا تو وہی ہے کہ جسے بہت سے لوگ مل کر کھائیں خواہ وہ گھر والے ہی کیوں نہ ہوں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بعض گھروں میں باپ یا ماں اچھے اچھے کھانے اپنے لئے چھپا کر رکھ لیتے ہیں اور بچّوں کو دکھاتے تک نہیں۔ (دینِ حق) اِسے پسند نہیں کرتا۔

(۷) کھانا شروع کرنے سے پہلے اُونچی آواز میں بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم پڑھو اور کھانا ختم کرنے پر اُونچی زبان سے الحمد للہ ربّ العٰلمین کہو اور کھانے کے دَوران نیکی کی باتیں اور خدا تعالیٰ کی حمد اور شُکر کے تذکرے کرتے رہو تا کھانے کے ساتھ ساتھ خدا کی حمد بھی تمہارے جسموں کا جزو بن جائے اور تمہاری نسلیں بھی اس کی وارث ہوں۔

(۸) دائیں ہاتھ سے کھاؤ تا تمہارا حساب بھی تمہیں دائیں ہاتھ میں ملے۔ کھانے کو نمکین چیز سے شروع کرو (عام طور پر) اور اگر آخر پر میٹھا بھی کھاؤ تو بعد میں مُنہ نمکین کر لیا کرو۔

(۹) چھوٹے چھوٹے لقمے لو اور انہیں خوب اچھی طرح چباؤ کہ اِس طرح تھوڑے کھانے سے جسم

زیادہ قوت حاصل کرے گا اور جب تک ایک لقمہ اچھی طرح چبا کر کھا نہ لو دوسرا لقمہ منہ میں نہ ڈالو کہ یہ بات وقار کے بھی خلاف ہے اور صحت کے لئے بھی مُضر۔

(۱۰) کسی کھانے کی مذمت نہ کرو۔ جو چیز مرغوب ہے اور طبیعت کے موافق ہے اُسے کھا لو اور جو طبیعت کے موافق نہیں اُسے نہ کھاؤ مگر مذمت نہ کرو کہ یہ بات بھی تکبّر کا ایک پہلو لئے ہوئے ہے کہ جو چیز میری طبیعت کے موافق نہیں مگر دوسروں کی طبیعت کے موافق ہے وہ گھٹیا اور بُری ہے۔ انانیت کا یہ مظاہرہ ہمارے خدا کو پسند نہیں۔

(۱۱) اپنے سامنے سے کھاؤ، بے وقری اور حرص کے ساتھ رکابی میں اِدھر اُدھر ہاتھ نہ مارو۔

(۱۲) کھانا اِس طرح نہ کھاؤ کہ اُس کا کچھ حصّہ ضائع ہو جائے جس طرح کہ آج کی مہذّب دُنیا کر رہی ہے کہ یہ بھی کفرانِ نعمت ہے۔

(۱۳) ہاتھ سے کھاؤ یا چھُری کانٹے سے کھاؤ مگر تکلّف سے پرہیز کرو اور کسی ایک طریق کو اپنی بڑائی کا معیار یا دوسرے کی حقارت کی وجہ نہ بناؤ۔

(۱۴) کھانے میں پھونک نہ مارو کہ ایک تو اس سے دوسروں کو کراہت پیدا ہو گی دوسرے خود تمہاری صحت پر بھی اِس کا بُرا اثر پڑے گا۔ اِسی طرح مُنہ سے کوئی چیز نکال کے کھانے کی رکابی میں نہ رکھو کہ اِس سے بھی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

(۱۵) کھانے کے دَوران میں زیادہ پانی نہ پیو، البتہ کچھ پانی پینا صحتِ ہاضمہ کے لئے ضروری ہے۔

> "انصار اللہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اُن سے تعلق رکھنے والی مستورات اور اُن سے تعلق رکھنے والی بچیاں اور ان سے تعلق رکھنے والے بچے یا ان کے چھوٹے بھائی۔ غرض سب کو وہ چوکس اور بیدار رکھیں اور ان کی تربیت اِس رنگ میں کریں کہ ان کے لئے قرآن کریم کبھی مہجور نہ بنے ...... اس سے بڑے ہولناک اور تباہ کُن نتائج پیدا ہوں گے۔"
>
> (انصار اللہ سے خطاب۔ الفضل ۲۶ دسمبر ۱۹۷۳ء صا)

کرموں والی اُچّی بستی

تازہ منظوم کلام حضرت امام جماعتِ احمدیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء

اپنے دیس میں اپنی بستی میں، اِک اپنا بھی تو گھر تھا
جیسے سُندر تھی وہ بستی، ویسا وہ گھر بھی سُندر تھا

دیس بدیس لئے پھرتا ہوں، اپنے دل میں اُس کی کتھائیں
میرے مَن میں آن بسی ہے، تن من دھن جس کے اندر تھا

سادہ اور غریب تھی جنتا، لیکن نیک نصیب تھی جنتا
فیض رسان عجیب تھی جنتا، ہر بندہ، بندہ پرور تھا

سچّے لوگ تھے سُچّی بستی، کرموں والی اُچّی بستی
جو اُونچا تھا نیچا بھی تھا، عرش نشیں تھا، خاک بسر تھا

دھرتی تھی اُس کی آکاشی، اُس کی پرجا تھی پرکاشی
جس کی صدیاں تھیں متلاشی، گلی گلی کا وہ منظر تھا

کرتے تھے آ آ کے بسیرے، پنکھ پکھیرو شام سویرے
پھولوں اور پھلوں سے بوجھل بُستاں کا ایک ایک شجر تھا

اُس کے سُروں کا چرچا جا جا، دیس بدیس میں ڈنکا باجا
اُس بستی کا پریتم راجا کرشن کنہیا مُرلی دھر تھا

چاروں اور بجی شہنائی، بھجنوں نے اِک دھوم مچائی
رُت بھگوان مِلن کی آئی، پریتم کا درشن گھر گھر تھا

گوتم بُدھا بُدھی لایا، سب رِشیوں نے درس دکھایا
عیسیٰؑ اُترا، مہدی آیا، جو سب نبیوں کا مظہر تھا

مہدی کا دِلدار محمدؐ، نبیوں کا سردار محمدؐ
نورِ نظر سرکار محمدؐ، جس کا وہ منظورِ نظر تھا

آشاؤں کی اُس بستی میں، مَیں نے بھی فیض اُس کا پایا
مجھ پر بھی تھا اُس کا چھایا، جس کا مَیں اُدنیٰ چاکر تھا
اِتنے پیار سے کس نے دی تھی، میرے دِل کے کواڑ پہ دستک
رات گئے مرے گھر کون آیا، اُٹھ کر دیکھا تو اِیشر تھا
عرش سے فرش پہ مایا اُتری، رُوپا ہوگئی ساری دھرتی
مِٹ گئی کلفت چھا گئی مستی، وہ تھا مَیں تھا من مندر تھا
تجھ پر میری جان نچھاور، اِتنی کرپا اِک پاپی پر
جس کے گھر نارائن آیا، وہ کیڑی سے بھی کمتر تھا
رَبّ نے آخر کام سنوارے، گھر آئے برہا کے مارے
آ دیکھے اُونچے مینارے، نورِ خُدا تا حدِ نظر تھا
مَولیٰ نے وہ دن دکھلائے، پریمی رُوپ نگر کو آئے
ساتھ فرشتے پَر پھیلائے، سایۂ رحمت ہر سر پر تھا
عشقِ خُدا مُونہوں پر وَسّے، پُھوٹ رہا تھا نُور نظر سے
اَکھیَن سے مَے پیت کی برسے قابلِ دید ہر دیدہ ور تھا
لیکن آہ جو رستہ تکتے، جان سے گزرے تجھ کو ترستے
کاش وہ زندہ ہوتے جن پر ہجر کا اِک اِک پَل دوبھر تھا
آخر دَم تک تجھ کو پکارا، آس نہ ٹوٹی دل نہ ہارا
مُصلحِ عالَم باپ ہمارا، پیکرِ صبر و رضا، رہبر تھا
سدا سُہاگن رہے یہ بستی جس میں پیدا ہوئی وہ ہستی
جس سے نور کے سوتے پھُوٹے، جو انوار کا اِک ساگر تھا
ہیں سب نام خدا کے سُندر، واہے گُرو، اللہ اکبر
سب فانی اِک وہی ہے باقی آج بھی ہے جو کل اِیشر تھا

O

نوٹ :۔ یہ نظم ادارہ کیسٹ سے اتار کر اپنی ذمّہ داری پر احباب کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔　　(مدیر ماہنامہ انصار اللہ)